عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

انٹرنیشنل

جلد نمبر ۱۰ / شمارہ نمبر ۳۵

KHATME NUBUWWAT

(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

علم و فن کی
ترقی میں مسلمانوں کا
حصہ

داستانِ
ابتلا

اس زیاں خانے
میں تیرا امتحان ہے
زندگی

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم
کے ایمان افروز واقعات

جھوٹ بولنے کا
عالمی مقابلہ
مرزا قادیانی شریک ہوتا تو
جھوٹوں کا شہنشاہ ہونے
کا اعزاز حاصل کرتا

قادیانیت
کا
تاریخی پس منظر

پوری قوم کا ایک ہی مطالبہ
شناختی کارڈ میں
مذہب کے خانے کا
اضافہ کیا جائے

لاہوری مرزائیوں کے قدیم ماہنامے سے چند حوالے — لاہوری بھی قادیانیوں کی طرح خارج از اسلام ہیں

آپ کے مسائل

مرتب: مولانا منظور احمد الحسینی

وضو کے بغیر آیت کرسی پڑھنے کا حکم

س: کیا وضو کے بغیر آیۃ الکرسی پڑھی جاسکتی ہے؟

ج: جائز ہے۔

اگر پانی نہ ہو تو....

س: کیا جب پانی نہ ہو تو بیت الخلاء جایا جاسکتا ہے اور نماز پڑھی جاسکتی ہے؟

ج: ڈھیلے (کاغذ) سے استنجا کر لیا جائے تو جائز ہے بشرطیکہ نجاست اپنے مخرج سے ایک درہم کی بقدر زائد نہ ہو۔

ظہر کی نماز کی قضاء

س: اگر ظہر کی نماز کسی جگہ جانے کی وجہ سے چھوٹ جائے تو اس کی قضا کرنے کا طریقہ کیا ہے؟ اور کب قضا کی جائے؟

ج: اگر صاحب ترتیب ہو تو عصر سے پہلے ظہر پڑھے تب عصر پڑھے ورنہ جب چاہے قضا کرلے۔

دعائے قنوت کب پڑھی جائے؟

س: عشاء کی نماز میں ۲ رکعتوں کے بعد جب وتر پڑھی جاتی ہیں تو اس کی تیسری رکعت میں الحمد شریف کے بعد سورۃ اور پھر دعا قنوت پڑھی جائے؟

ج: تیسری رکعت میں بھی فاتحہ کے بعد سورۃ پڑھی جائے تب قنوت پڑھی جائے۔

عام زمین پر نماز پڑھنا

س: ہمارے اسکول میں نماز پڑھنے کے لیے جگہ نہیں ہے! اسی لیے زمین پر نماز پڑھنی پڑتی ہے اور وہ جگہ صاف بھی نہیں ہے مٹی وغیرہ تھوڑی تھوڑی سی ہوتی ہے کیا ہم اس جگہ نماز پڑھ سکتے ہیں؟

ج: نماز جائز ہے۔

نامحرم کی آواز اور وضو

س: اگر وضو ہو اور فون آئے اور کوئی آدمی بول رہا ہو تو کیا اس آدمی کی آواز سن کر وضو ٹوٹ جاتا ہے گا، کیونکہ وہ محرم نہیں ہے بلکہ اجنبی ہے؟

ج: اس سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

سجدہ تلاوت کیسے کریں؟

س: جب قرآن پڑھ رہے ہوتے ہیں تو سجدے آتے ہیں تو ان سجدوں کے کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

ج: تکبیر کہہ کر سجدے میں چلے جائیں اور تکبیر کہتے ہوئے اٹھ جائیں بس سجدہ ہوگیا۔

س: اگر قرآن پاک پورا پڑھ کر تمام سجدے ایک ساتھ کرلیے جائیں تو کیا ایسا کرنا جائز ہے؟

ج: جائز ہے مگر سجدہ جلدی سے جلدی کرلینا چاہئے۔

س: جب سجدہ کرتے ہیں تو دعا پڑھی جاتی ہے اگر قرآن پاک پڑھتے وقت سجدہ کرے تو اس میں دعا کیسے پڑھی جائے؟

ج: سجدہ کریں گے تو دعا بھی سجدہ کی پڑھیں گے۔

اوقات نماز

س: تمام نمازوں کے وقت کا بتادیں کہ فجر سے لے کر عشاء کی نماز کا وقت کب تک ہوتا ہے اور کس وقت نہ پڑھی جائے تو قضا ہو جائے گی؟

ج: بہشتی زیور میں دیکھ لیں۔

نماز میں آنکھیں بند رکھنا

س: کیا نماز میں سجدے میں آنکھیں کھلی رکھی جائیں یا آنکھیں بند رکھی جائیں؟

ج: بہتر ہے کہ آنکھیں کھلی رہیں۔

رات کو کس وقت تک سوجانا چاہیے

س: رات کو کتنے بجے تک سوجانا چاہیے کیونکہ اگر نماز پڑھ کر کھانا ۱۰ بجے تک کھایا جائے یا ۱۱ بجے تک تو کھانے کے بعد تھوڑا بیٹھنا بھی ضروری ہوتا ہے ورنہ کھانا ہضم نہیں ہوتا۔

ج: عشاء کے بعد فوراً سوجانا چاہیے۔

فجر کے بعد سونا

س: اگر فجر کی نماز کے بعد سوئے تو کیا گناہ ہے کیونکہ میں فجر کی نماز کے بعد سو جاتی ہوں، سردیوں میں تو فجر کی نماز دیر سے ہوتی ہے جب میں نماز پڑھ لیتی ہوں تو تقریباً ۱۵ منٹ بعد ۷ بج جاتے ہیں تو سونے کا کوئی فائدہ نہیں پھر بھی کبھی کبھی سو جاتی ہوں۔

ج: فجر کے بعد سونا جائز ہے۔ لیکن بہتر ہے کہ اس کے بجائے دوپہر کو سو لیا جائے۔

دن کے بارہ بجے قرآن پڑھنا

س: دوپہر ۱۲ بجے اگر قرآن پاک پڑھا جائے تو یہ صحیح ہے یا نہیں۔ یہ زوال کا وقت تو نہیں ہے؟

ج: صحیح ہے کوئی حرج نہیں۔

بیت الخلاء میں جاتے وقت دعا نہ پڑھی تو؟

س: کیا اگر طہارت کے لیے جاتے وقت دعا نہ پڑھے اور نکلنے کے بعد دعا نہ پڑھے تو کیا اس کا گناہ ہوگا؟ یا نہیں؟

ج: دعا پڑھنا افضل ہے اگر نہ پڑھی تو کوئی گناہ نہیں۔

باقی ص ۲۵ پر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوت

جلد نمبر ۱۰ | ۲۴ تا ۳۰ رجب المرجب ۱۴۱۲ھ مطابق ۳۱ جنوری تا ۶ فروری ۱۹۹۲ء | شمارہ نمبر ۳۵

مدیر مسئول ـــ عبدالرحمٰن باوا

اس شمارے میں

۱ ـــ آپ کے مسائل ـــ ۲
۲ ـــ وہ دربار خیر البشر دیکھ آئے ـــ ۴
۳ ـــ اداریہ ـــ ۵
۴ ـــ شناختی کارڈ اور اقلیتیں ـــ ۶
۵ ـــ جھوٹوں کا شہنشاہ ـــ ۷
۶ ـــ نفس نفس پہ برکتیں ـــ ۸
۷ ـــ صحابہ کرامؓ کے حالات ـــ ۹
۸ ـــ اس زیاں خانے میں ـــ ۱۰
۹ ـــ مولانا زاہد الراشدی کا مضمون ـــ ۱۳
۱۰ ـــ علم و فن کی ترقی اور مسلمان ـــ ۱۴
۱۱ ـــ تعارف ـــ ۱۵
۱۲ ـــ داستان از بلا ـــ ۱۶
۱۳ ـــ سیمینار ـــ ۱۸
۱۴ ـــ لاہوری مرزائی ـــ ۲۱
۱۵ ـــ مسلمان مرزائیوں کی نظر میں ـــ ۲۲
۱۶ ـــ قادیانیت کا پس منظر ـــ ۲۳

سرپرست

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا نذیر احمد تونسوی | مولانا بدیع الزمان

سرکولیشن منیجر

محمد انور

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
قانونی مشیر
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ
کراچی ۷۴۴۰۰ ـ پاکستان
فون نمبر 780337

LONDON OFFICE:
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PH: 071-737-8199.

چندہ

سالانہ	۱۵۰ روپیہ
ششماہی	۷۵ روپیہ
سہ ماہی	۳۵ روپیہ
فی پرچہ	۳ روپیہ

چندہ

غیر ممالک سے سالانہ بذریعہ ڈاک
۳۵ ڈالر
چیک یا ڈرافٹ بنام "ویکلی ختم نبوت"
الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ
اکاؤنٹ نمبر ۳۶۳ کراچی پاکستان
ارسال کریں

ایڈیٹر پبلشر: عبدالرحمٰن یعقوب باوا ـ طابع: سید شاہد حسن ـ مطبع: القادر پرنٹنگ پریس ـ مقام اشاعت: [illegible] کراچی

وہ دربار خیر البشر دیکھ آئے

قمر رام نگری

مدینہ نبیؐ کا نگر دیکھ آئے ۔۔۔ ہے کعبہ خدا کا جو گھر دیکھ آئے
مزارِ شہِ بحر و بر دیکھ آئے ۔۔۔ ہے صد رشکِ جنت جو در دیکھ آئے
دعاؤں کی اللہ رے باریابی ۔۔۔ جو مانگا لیے سربسر دیکھ آئے
کھجوروں کے وہ باغ فردوس آگیں ۔۔۔ وہ طیبہ بہشت نظر دیکھ آئے
وہ ڈوبی ہوئی نور و نکہت میں شامیں ۔۔۔ وہ جنت بداماں سحر دیکھ آئے
برستی ہے رحمت جہاں رب کی ہر دم ۔۔۔ وہ دربار المختصر دیکھ آئے
نہ کیوں ان کی آنکھوں کو ہم لیں بلائیں ۔۔۔ حبیبِ خدا کا جو در دیکھ آئے
یہ زائر حرم کے مبارک ہیں کتنے ۔۔۔ جو سرکار کی رہ گذر دیکھ آئے
بفضل خداوند ربِّ دو عالم ۔۔۔ جو منزل تھی دشوار تر دیکھ آئے
جہاں نور کی ہوتی رہتی ہے برکھا ۔۔۔ شب و روز آٹھوں پہر دیکھ آئے
منیٰ، مروہ، عرفات، مزدلفہ، نمرہ ۔۔۔ مقاماتِ ذی مقتدر دیکھ آئے
وہ حجاج کی بھیڑ پروانوں جیسی ۔۔۔ مقام براہیمؑ پر دیکھ آئے
وہ میدان بدر و احد اور خندق ۔۔۔ شہیدوں کی نوری ڈگر دیکھ آئے
تمنا جسے دیکھنے کی تھی دل میں ۔۔۔ وہ دربار خیر البشر دیکھ آئے
خوشا سبز گنبد سے جلووں کی بارش ۔۔۔ ادب سے اٹھا کر نظر دیکھ آئے
تھی جن اہلِ دل کی کھلی چشم باطن ۔۔۔ یہ نظارۂ پُر اثر دیکھ آئے
ہیں سرکارؐ روضے میں آرام فرما ۔۔۔ ملائک جھکاتے ہیں سر دیکھ آئے
ہیں صدیقؓ و فاروقؓ قدموں میں لیٹے ۔۔۔ ہیں محبوبِ رب جلوہ گر دیکھ آئے
بہت سے ہیں ایسے بھی خوش بخت زائر ۔۔۔ حرم کو جو بارِ دگر دیکھ آئے

خدا سے دعا اب کریں آؤ مل کر
مدینے کو اک دن قمر دیکھ آئے

شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ کیا جائے

یہ ایک جماعت کا نہیں پوری قوم کا مطالبہ ہے

وفاقی وزیر داخلہ چودھری شجاعت حسین کا ایک بیان ۱۱؍دسمبر کو ملک کے مؤقر اخبارات کی زینت بنا ہے جس میں فرماتے ہیں۔

اسلام آباد (اے پی پی / پی پی آئی) وفاقی وزیر داخلہ چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ حکومت نے ملک میں شناختی کارڈ کا نقص سے پاک ایک نیا نظام متعارف کرنے کا فیصلہ کیا ہے تاکہ غیر قانونی طور پر مقیم غیر ملکی باشندوں کی موجودگی کا پتہ چلایا جاسکے آج یہاں اسلام آباد ایئرپورٹ کے وی آئی پی لاؤنج میں اخبار نویسوں سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ پہلے مرحلے میں نئے شناختی کارڈ راولپنڈی اور اسلام آباد میں متعارف کرائے جائیں گے اور یہ کام چھ ماہ کی مدت میں کر لیا جائے گا۔ شناختی کارڈوں کے لئے جو مشین حاصل کی گئی ہے وہ یومیہ ساڑھے چار ہزار کارڈ تیار کر سکتی ہے۔

(روزنامہ جسارت کراچی ۱۶؍دسمبر ۱۹۹۱ء)

اس سلسلے میں چودھری صاحب کی خدمت میں عرض ہے کہ اس سے قبل ملک کی بہت سی سیاسی و مذہبی شخصیات سابقہ حکومتوں سے مطالبہ کرتی رہی ہیں کہ شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کا اضافہ کیا جائے مگر سابقہ حکومتیں اس سلسلہ میں کسی بھی قسم کی مثبت کارروائی سے پہلو تہی کرتی رہی ہیں اگر کسی ذمہ دار سے اس بارے میں براہ راست سوال کیا جاتا کہ حکومت اس مطالبے کو پورا کیوں نہیں کرتی؟ تو جواب دیا جاتا کہ لاکھوں شناختی کارڈ اب تک جاری ہو چکے ہیں اب اس میں کسی قسم کا اضافہ کس طرح ہو سکتا ہے ہم سمجھتے ہیں کہ سابقہ حکومتوں کا یہ جواب چاہے کیسی ہی نیتوں پر مبنی ہو مگر قدرے معقول ضرور تھا لیکن اب جبکہ موجودہ حکومت شناختی کارڈوں کے مسئلے کو از سر نو ترتیب دینے اور کمپیوٹرائزڈ کرنے کا اعلان کر چکی ہے تو ہم سمجھتے ہیں کہ اب کسی قسم کا عذر باقی نہیں رہتا لہذا حکومت کو چاہئے کہ وہ شناختی کارڈوں میں مذہب کے خانے کا اضافہ کر دے کیونکہ یہ ایک قدیم چیز میں جدید شئی کا اضافہ نہیں بلکہ جدید شئی میں جدید ہی چیز کا اضافہ ہوگا منجملہ دیگر فوائد کے ایک فائدہ اس کا یہ بھی ہوگا کہ ہمارے ملک میں جتنے اقلیتی مذاہب ہیں ان کی افرادی تعداد سامنے آجائے گی اور وقتاً فوقتاً مختلف اقلیتوں کی طرف سے ہونے والے اعداد و شمار کے متنازع دعوؤں کا بھول بھی کھل جائے گا۔ اور صحیح صورتحال سامنے آجائے گی جبکہ دیگر انتظامی نوعیت کے فوائد الگ ہیں۔

ہم سمجھتے ہیں کہ شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کے اضافے کا مطالبہ کوئی ایسا مطالبہ نہیں ہے کہ اس پر کسی کو اعتراض ہو کیونکہ جس شخص نے جو بھی مذہب اختیار کیا ہوا ہے اس نے اسے چھپا کے نہیں رکھا بلکہ ہر شخص اپنے مذہب کا برملا اظہار کرتا ہے لہذا یہ بھی نہیں کہا جا سکتا کہ اگر شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کا اضافہ ہو گیا تو فلاں مذہب والے اس پر شور مچائیں گے کیونکہ وہ نہیں چاہتے کہ لوگوں پر ان کا مذہب آشکا ہو ایسی صورتحال تو تب پیش آسکتی ہے کہ کوئی شخص اپنے مذہب کو باطل سمجھتا ہو حالانکہ اپنے مذہب کو باطل سمجھنے کے لئے کوئی بھی تیار نہیں لہذا حکومت کو چاہئے کہ وہ اس تجویز کو قبول کرتے ہوئے شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کا اضافہ کر دے کہ اس کا نقصان کچھ نہیں فوائد بے شمار ہیں اگر موجودہ حکومت اس تجویز پر عمل کرتے ہوئے شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کا اضافہ کر دیتی ہے تو یہ موجودہ حکومت کا بالعموم اور چوہدری صاحب کا بالخصوص تاریخی اقدام ہوگا جس پر نہ صرف یہ کہ ان کے خیر خواہوں میں اضافہ ہوگا بلکہ ساتھ ہی ساتھ یہ اقدام اس تاثر کے توڑنے میں بھی معاون ثابت ہوگا کہ موجودہ حکومت پر سیکولر ذہنیت رکھنے والوں کا غلبہ ہے

شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ اور اقلیتیں ـــ حکومت توجہ کرے

از : محمد حنیف ندیم

گذشتہ دنوں مرکزی وزیر داخلہ نے یہ بیان دیا تھا کہ آئندہ قومی شناختی کارڈ کمپیوٹر کے ذریعے اجراء کئے جائیں گے اور جو شناختی کارڈ بن چکے ہیں انکا بھی از سر نو اجراء ہوگا شناختی کارڈوں کے سلسلے میں ایک مسئلہ اقلیتی گروہوں کے شناختی کارڈوں کا ہے اس وقت جو کارڈ جاری ہو چکے ہیں ان کا رنگ ایک ہی جیسا ہے اور ان میں مذہب کا خانہ بھی نہیں ہے جس سے یہ الجھن پیدا ہو رہی ہے کہ شناختی کارڈ کو دیکھ کر یہ نہیں کہا جا سکتا کہ جس کے پاس شناختی کارڈ ہے وہ مسلمان ہے۔ ہندو ہے۔ سکھ ہے۔ قادیانی ہے یا پارسی وغیرہ وغیرہ؟

جب سے قادیانیوں کو غیر مسلموں میں شامل کیا گیا اور جداگانہ انتخابات کے ذریعے غیر مسلموں کی علیحدہ نمائندگی کا حق تسلیم کیا گیا تو اس وقت سے اس الجھن میں مزید اضافہ ہو گیا کیونکہ قادیانی دجل و فریب سے کام لیتے ہوئے خود کو مسلمان ہی ظاہر کرتے ہیں گذشتہ دور حکومت میں نئے شناختی کارڈ جاری کرنے کی تجویز آئی تو مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابر نے وفاقی محکمہ رجسٹریشن اور وفاقی سیکرٹری داخلہ سے ملاقات کر کے شناختی کارڈ کے نئے ڈیزائن میں مذہب کے خانہ کا اضافہ منظور کرا لیا۔

اب جبکہ اسلامی جمہوری اتحاد کی حکومت آئی اور اس کی مرکزی کابینہ کے اجلاس میں وہ ڈیزائن منظور ہوا تو اس میں مذہب کا خانہ درج نہیں تھا۔ حالانکہ سابقہ حکومت کی نسبت موجودہ حکمرانوں۔ اور حکومت سے اس بات کی زیادہ توقع تھی کہ وہ مسلم اور غیر مسلم شخص کو ظاہر کرتے ہوئے اقلیتوں کے شناختی کارڈوں کا رنگ الگ کرے اور اس میں مذہب کے خانہ کا بھی اضافہ کرے۔ ہمیں ہندوؤں، سکھوں اور عیسائیوں سے گلہ نہیں ہمارے خیال میں انہیں اس بات پر اعتراض بھی نہیں ہوگا کہ شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کا اضافہ کیا جائے اصل مسئلہ اس وقت قادیانیوں کا ہے کہ ان کا نام اور چہرہ مہرہ مسلمانوں جیسا ہے جس میں خط امتیاز کھینچنا ضروری ہے اور یہ اسی صورت میں ممکن ہے جب تمام اقلیتوں کے شناختی کارڈ کا رنگ الگ الگ کر دیا جائے اور اس میں مذہب کے خانہ کا اضافہ بھی کر دیا جائے۔

موجودہ شناختی کارڈ جو چل رہا ہے اس میں مذہب کے خانہ کا اضافہ نہیں جس سے قادیانی پورا پورا فائدہ اٹھا رہے ہیں مثلاً بہت سے ملکوں خصوصاً عرب ممالک میں ان کا داخلہ بند ہے وہ غیر مسلم ہونے کی وجہ سے حج کے نام پر سعودی عرب نہیں جا سکتے لیکن وہ دھوکہ سے حلف نامہ داخل کرا دیتے ہیں اور حلف نامہ پر جعلی مہر اور جعلی دستخط بھی کر دیتے ہیں لیکن جب شناختی کارڈوں کا رنگ الگ ہو جائے گا اور مذہب کا خانہ بھی ہوگا تو پھر انہیں کسی قسم کی جعل سازی کرنے کی جرأت نہیں ہوگی۔ یہ حلف نامہ مسلمانوں کو بھی داخل کرانا پڑتا ہے جب مسلمانوں کے شناختی کارڈوں کا رنگ متعین ہوگا تو انہیں بھی کسی قسم کا حلف نامہ داخل کرنے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔

قادیانیوں نے ایک دھندہ اور بھی شروع کیا ہوا ہے چنانچہ انہوں نے بہت سی ٹریول ایجنسیاں قائم کر رکھی ہیں جہاں جعلی پاسپورٹ تیار ہوتے ہیں۔ جعلی مہریں اور جعلی ویزے دیئے جاتے ہیں جن کے عوض وہ سادہ لوح اور بے روزگار نوجوانوں سے لاکھوں روپے اینٹھ لیتے ہیں اب تک ہزاروں نوجوانوں کو وہ دھوکہ دے کر بیرون ملک بھیج چکے ہیں اور ان کی وجہ سے وہ نوجوان بیرون ملک خاک چھانتے پھرتے ہیں یا پھر ان سے دھوکہ دے کر بیعت فارم پر کرا کے قادیانی شو کیا جاتا ہے جس کے عوض انہیں ملازمتیں دلوا دی جاتی ہیں اور وہاں انہیں سیاسی پناہ بھی مل جاتی ہے وہ لوگ باہر جا کر ملک کی بدنامی کا باعث بنتے ہیں کیونکہ جب وہ سیاسی پناہ کے لئے درخواست دیتے ہیں تو اس میں وہ حکومت کو ظالم ثابت کرتے ہیں اور یہ لکھتے ہیں کہ ہم پر وہاں ظلم ہو رہا ہے ہماری املاک لوٹی جا رہی ہیں ہمیں جیلوں میں بند رکھا جاتا ہے ہم پر تشدد کیا جاتا ہے اور ہمارے بہت سے آدمیوں کو قتل بھی کر دیا گیا ہے یہ صرف قادیانی ٹریول ایجنٹوں اور ان کی قائم کردہ ایجنسیوں کی وجہ سے ہوتا ہے۔

جب شناختی کارڈوں کا رنگ الگ الگ ہو جائے گا اور مذہب کے خانہ کا اضافہ بھی ہو جائے گا اور اس میں واضح طور پر قادیانی درج ہوگا تو وہ کسی کو دھوکہ اور فریب دینے میں کامیاب نہیں ہوں گے متعلقہ افسران بھی ان کی جعل سازیوں اور مکاریوں سے ہوشیار ہو جائیں گے۔ شناختی کارڈوں کے جداگانہ رنگ اور مذہب کے خانہ کے اضافہ کا مطالبہ بھی کوئی نیا مطالبہ نہیں ہے بلکہ یہ مطالبہ اس وقت سے کیا جا رہا ہے جب سے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا اور جداگانہ انتخاب کے ذریعے غیر مسلموں کی علیحدہ نمائندگی کو تسلیم کیا گیا جب سے غیر مسلم اقلیتیں جداگانہ انتخاب کی بنیاد پر الیکشن میں حصہ لیتی ہیں تو پھر رنگ اور مذہب کے خانہ کا اضافہ بھی کر دینا چاہئے اور حکومت کو اس مسئلہ میں ٹال مٹول سے کام نہیں لینا چاہئے۔ ابھی پچھلے دنوں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر واقع حضوری باغ روڈ ملتان میں ان

پارٹیز مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کا مرکزی اجلاس منعقد ہوا جس میں تمام مکاتب فکر کے نمائندوں نے شرکت کی۔ اجلاس میں اس بات پر افسوس کا اظہار کیا گیا کہ سابقہ حکومت نے تو یہ مطالبہ تسلیم کر لیا تھا کہ غیر مسلم اقلیتوں کے شناختی کارڈوں کا رنگ اور ڈیزائن الگ ہونا چاہیے اور مذہب کے خانہ کا اضافہ بھی ہونا چاہیے لیکن موجودہ حکومت جو اسلام کے نام پر معرض وجود میں آئی ہے اس نے اس مطالبہ کو کلیتہً نظر انداز کر دیا ہے۔ اس لئے آل پارٹیز مجلس عمل تحفظ ختم نبوت نے یہ عرضداشت تیار کر کے حکومت کو ارسال کی۔

گزارش ہے کہ اسلامیان پاکستان کی طویل جدوجہد کے بعد آئین و قانون میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔

● ملت اسلامیہ کے دینی تشخص کے اظہار و تحفظ کے لئے جداگانہ طرز انتخاب کو الیکشن کی بنیاد تسلیم کیا گیا۔

● پاکستان کے جھنڈے میں مسلمانوں اور اقلیتوں کے اظہار و تشخص کے لئے الگ الگ رنگ تجویز کئے گئے۔

● ووٹر لسٹوں میں اقلیتوں کے لئے علیحدہ رنگ رکھے گئے۔ پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ رکھا گیا اور شناختی کارڈ فارموں میں بھی حلف نامہ کی بنیاد پر مسلم و غیر مسلم کی تمیز کی گئی۔

● ان تاریخی فیصلوں کا منطقی تقاضا یہ تھا کہ شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ اور اقلیتوں کے شناختی کارڈ کا رنگ علیحدہ تجویز کیا جاتا تاکہ آئینی و قانونی تقاضوں کی تکمیل میں کوئی اشتباہ پیدا نہ ہو۔

● نیز برادر عرب ممالک میں تلاش روزگار کیلئے جانے والے پاکستانیوں کی مذہبی حیثیت کے بارے میں کوئی الجھن باقی نہ رہے۔

● آل پارٹیز مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان میں شریک تمام مکاتب فکر ایک عرصہ سے شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کے اضافہ کا مطالبہ کرتے آ رہے ہیں۔

● جناب محمد خان جونیجو اور محترمہ بینظیر بھٹو کے عہد حکومت میں ڈائریکٹر جنرل رجسٹریشن اور وفاقی سیکرٹری داخلہ نے نئے شناختی کارڈ کی ڈیزائننگ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ تجویز کیا مگر وفاقی کابینہ میں حتمی منظوری کے لئے جانے کا مرحلہ نہ آ سکا۔

● اور اب جبکہ وزیر اعظم محمد نواز شریف صاحب کی کابینہ نے ڈیزائن کی منظوری دی ہے تو اس میں مذہب کا خانہ اور علیحدہ رنگ کی تجویز کو یکسر نظر انداز کر دیا گیا ہے۔

● جب کہ آئے دن کی صورتحال یہ ہے کہ قادیانی آئین و قانون سے یکسر بغاوت کر کے اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کر رہے ہیں۔

● وفاقی وزیر داخلہ کے حالیہ اعلان کے مطابق کمپیوٹر سسٹم پر نئے شناختی کارڈ بنانے کا مرحلہ سر پر آن پہنچا ہے۔

باقی ص ۲۶ پر

اگر مرزا قادیانی اس مقابلہ میں شریک ہوتا تو جھوٹوں کا شہنشاہ ،، ہونے کا اعزاز حاصل کرتا

لندن میں ہر سال جھوٹ بولنے والوں کا مقابلہ ہوتا ہے سب سے بڑا جھوٹ بولنے والا "جھوٹوں کا شہنشاہ" کہلاتا ہے۔ اس مقابلہ میں سیاست دانوں کو حصہ لینے کی اجازت نہیں ہوتی۔ اخباری خبر میں یہ وضاحت نہیں کی گئی تھی کہ اس مقابلہ میں وکلاء شریک ہو سکتے ہیں یا نہیں۔ سیاست دانوں کو اس مقابلہ میں شاید اس لئے شریک نہیں کیا جاتا کہ ان کے ہوتے ہوئے کوئی دوسرا مقابلہ جیت ہی نہیں سکتا۔ حالانکہ یہ سیاست دانوں کے ساتھ سراسر ناانصافی ہے۔ مقابلہ میرٹ کی بنیاد پر ہونا چاہئے۔ جس شعبے کا مقابلہ ہو رہا ہے اگر اسی شعبے کے ماہر لوگوں کو اس میں شامل نہ کیا جائے تو پھر مقابلہ ہی کیا ہوا یہ تو نورا کشتی ہو گئی۔ ہمیں یاد پڑتا ہے کہ کوئی سال پہلے جس شخص کو "جھوٹوں کا شہنشاہ" قرار دیا گیا تھا اس نے یہ جھوٹ بول کر خطاب حاصل کیا تھا کہ تین عورتیں ایک گھنٹہ تک ایک جگہ بیٹھی رہیں مگر انہوں نے آپس میں کوئی بات نہ کی۔ یہ دنیا کا سب سے بڑا جھوٹ قرار دیا گیا۔ ہمارا خیال ہے بلکہ یقین ہے کہ اگر مرزا غلام احمد قادیانی اس مقابلہ میں حصہ لیتے تو اول انعام کے مستحق قرار پاتے مگر شاید ان کے زمانے میں یہ مقابلہ ہوتا نہیں تھا۔ یا منتظمین مقابلہ نے سیاست دانوں کی طرح نبوت کا دعویٰ کرنے والوں کو بھی اس مقابلہ میں شامل نہ کرنے کا اعلان کر رکھا ہو۔ اتنے بڑے دو ماہرین کو ایسے مقابلوں میں شریک نہ کرنا بڑی زیادتی ہے ان ماہرین کے ساتھ بھی اور شائقین مقابلہ کے ساتھ بھی۔ فارسی کا ایک مقولہ ہے:۔

دروغ گو را حافظہ نباشد۔

یہی وجہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے ایک بار دعویٰ کیا کہ وہ نبی ہے۔ پھر کہا وہ مصلح ہے۔ پھر کہا وہ مسیح موعود ہے اور اس کے بعد نہ جانے کیا کیا دعوے کئے۔ یہ حافظہ کی کمزوری ہے یا جھوٹ کو چھپانے کا ایک طریقہ۔ کہتے ہیں ناں کہ ایک جھوٹ چھپانے کے لئے دس جھوٹ بولنے پڑتے ہیں۔ ہمارا خیال ہے کہ لندن کے منتظمین مقابلہ مستقل جھوٹ بولنے والوں اور پروفیشنلز کو اس مقابلہ میں شریک نہیں کرتے ورنہ چھوٹے جھوٹ بولنے والوں کے ساتھ ناانصافی ہوتی۔ بڑا جھوٹ بولنے والے اس دنیا میں بہت کم ہیں ان میں مقابلہ کا کیا مزا آتا۔ ہاں یوں ہو سکتا ہے کہ بڑا جھوٹ بولنے والوں اور چھوٹا جھوٹ بولنے والوں کے الگ الگ مقابلے رکھے جائیں۔ اس طرح عادی جھوٹوں، امیچورز، اور پروفیشنلز کا مقابلہ الگ ہو تو پتہ لگ جائے کہ معیاری جھوٹا کون ہے۔ (ماخوذ روزنامہ جرأت کراچی: کالم آئینہ خانہ)

(از ضیاء الحق قاسمی - ۱۳، جنوری ۱۹۹۲ء)

نفس نفس پہ برکتیں قدم قدم پہ رحمتیں
جہاں جہاں سے وہ شفیع عاصیاں گذر گیا
جہاں نظر نہیں پڑی وہاں ہے رات آج تک
وہیں وہیں سحر ہوئی جہاں جہاں گذر گیا
صلے اللہ علیہ وسلم

مولوی شمیم احمد، لکھیم پوری

انقلاب معاشرہ

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بے نظیر اخلاقی تربیت نے معاشرے پر بھی ایسا اثر دکھایا کہ جو لوگ کل تک جھوٹ، زنا، خیانت، قتل و غارت گری، حرام خوری کے خوگر تھے۔ وہ آج ان تمام باتوں سے دور ہو گئے۔ آپ نے معاشرت کی ایسی مثال قائم فرما دی کہ جس سے کینہ پرور اور جنگجو قبیلے آنِ واحد میں شیر و شکر ہو گئے۔ آپ کی زندگی کا سوانحات ایک ایسا عظیم الشان واقعہ ہے کہ اخلاق و تمدن و معاشرہ اور تہذیب کی تاریخ میں ایسی مثال تقریباً ملنی ناممکن ہے۔

اہلِ عرب جس میں خاص طور پر لا یخرب باہمی معرکہ آرائیوں کی بدولت بغض و حسد کینہ پروری کے اس درجہ خوگر ہو گئے تھے کہ وہ اپنے کسی فرد پر اعتماد نہیں کرتے تھے اوس و خزرج کی باہمی خانہ جنگی اس درجہ پہنچ چکی تھی کہ ایک دوسرے کی شکلوں سے بھی نفرت ہو چکی تھی۔ مگر آپ کی نگاہ فیض اور توجہ خاص نے ان کے زنگ آلود قلوب کو اس درجہ مستقل کر دیا کہ انصار نے آپس کی بغض و عناد ترک کر کے مہاجرین اور اجنبی مسلمانوں کے ساتھ وہ کر کے دکھلایا جو سگے سے بڑے رشتہ دار کے ساتھ بھی نہیں کیا جا سکتا۔ انصار نے مہاجرین کے لئے اپنی جائیدادیں وقف کر دیں مگر آپ کے انکار پر یہ طے ہوا کہ مہاجرین کاشت میں محنت کر کے نصف پیداوار لے لیا کریں (مسلم شریف ج ۲ صفحہ ۹۶)

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف جب سعد بن ربیع کے اسلامی بھائی بنائے گئے تو انہوں نے یہ پیشکش کی کہ وہ ان کا نصف مال لے لیں اور یہ کہ میری دو بیویوں میں سے ایک کو طلاق دے دیتا ہوں یہ اس سے نکاح کر لیں۔ اس پر حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے ان کو خیر و برکت کی دعا دی (بخاری شریف ج ۱ صفحہ ...) عربوں کی رسم دختر کشی معاشرے کا کتنا بھیانک اور المناک واقعہ تھا۔ مگر آپ کی تربیت کے نتیجہ میں دل و دماغ کے اندر ایسا انقلاب رونما ہوا کہ جو لڑکی ایام جاہلیت میں معززین اور رؤسائے قوم کے لئے باعث ننگ و عار تھی وہ آج ایسی محبوب اور عزیز ہو چکی ہے کہ جس کی تربیت اور پرورش کے لئے آپس میں مقابلہ کی نوبت آ جاتی ہے۔ کہ مکہ سے جب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے واپسی کا قصد فرمایا تو سیدنا حضرت حمزہؓ کی چھوٹی صاحبزادی چچا چچا کر کے پیچھے ہو لی حضرت علی نے اسے لے کر حضرت فاطمہ کے حوالہ کر دیا۔ اور کہا دیکھو یہ چچا کی لڑکی ہے۔ مگر حضرت علی زید اور حضرت جعفر رضی اللہ عنہم میں مقابلہ ہو رہا ہے۔ اور اس بچی کو اپنی آغوش محبت میں رکھنے کے لئے سب بے چین ہیں۔
(بحوالہ اقرا ڈائجسٹ)

یہ تھی آپ کی نگاہ فیض جس کے صدقے میں صرف معاشرہ کی اصلاح ہی نہیں بلکہ معاشرہ اپنے نئے رنگ و روپ اور نئے حوصلے کے ساتھ جنم لیتا چلا گیا

آپ کی اس معاشرتی اصلاح کا نتیجہ یہ ہوا کہ سب مسلمان اپنے آپ کو برابر کا سمجھنے لگے مساویانہ حقوق انصاف سبھی کے لئے تھا۔ ہاں اگر برتری اور تفوق تھا تو فضیلت علم اور تقویٰ کی بنیاد پر۔ آپ نے نسلی تعصب خاندانی غرور، قبائلی امتیازات و خصوصیات، خاندانی فضیلت و عظمت کی اجارہ داری پر ضرب کاری لگا کر ان کو وحدت انسانی کا تصور عطا کیا۔ فرمایا اے لوگو تمہارا رب ایک ہے تمہارے جد امجد ایک تم سب آدم کی اولاد ہو اور حضرت آدم مٹی سے پیدا ہوئے۔ تم میں سے معزز وہ ہے جو زیادہ متقی ہو۔ کسی عربی کو عجمی پر کوئی فضیلت حاصل نہیں مگر تقویٰ کی وجہ سے۔

آپ کی مجالس میں کسی گورے کو کالے پر اور نہ کسی عربی کو عجمی پر اور نہ کسی امیر کو غریب پر اور نہ کسی آقا کو اپنے مولیٰ پر تفوق حاصل تھا۔ البتہ تفوق تھا تو صرف ایمان تقویٰ کا جو فضیلت و عظمت کے لئے مقیاس شمار ہوتا تھا۔ آپ کی اس حکیمانہ، مدبرانہ طرز پر معاشرہ کی تربیت کا نتیجہ یہ ہوا کہ رشتہ داد عہدی ان کا الفا بجھو نا بن گئی۔ نفسانیت کوسوں دور چلی گئی اور جاہلیت کی تمام جبلتیں فنا ہو گئیں۔ خلاصہ یہ کہ انسانیت اپنے پایہ تکمیل تک پہنچ گئی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آپ کی حیات مقدسہ کے بعد بھی عرصہ دراز تک اسی شمع کی ضو فشانیاں مدھم نہ ہو سکیں۔ بلکہ دیئے سے دیا جلتا چلا گیا۔

سیدنا صدیق اکبرؓ بیعت خلافت کے دوسرے روز دو چادریں لئے ہوئے بازار تشریف لے جاتے ہیں راستہ میں حضرت عمرؓ سے ملاقات ہو جاتی ہے تو حضرت

باقی ص ۱۶

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ایمان افروز واقعات

مرتبہ
مولانا محمد اسلم ہارون آباد

افادات حکیم الامت حضرت تھانویؒ

سنت نبوی کیمطابق الصبح تجارت میں برکت کا ہونا

ترمذی نے ایک مستقل باب تبکیر بالتجارۃ کا باندھا ہے یعنی علی الصبح تجارت کا شروع کرنا۔ اور اسی باب میں حضرت صخر غامدیؓ کی حدیث نقل فرمائی کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا فرمائی۔ اللّٰھم بارک لامتی فی بکورھا (اے اللہ میری امت کے صبح ہی صبح کام کرنے میں برکت دے) اور حضرت صخرؓ نے یہ بھی کہا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کوئی لشکر بھیجتے تو صبح ہی صبح کو بھیجتے، اور یہ حضرت صخر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تاجر تھے اور جب اپنے ملازموں کو تجارت کیلئے بھیجتے تو صبح ہی کو بھیجتے، چنانچہ خوب نفع ہوا۔ اور مال بہت بڑھا۔ (فضائل تجارت)

صحابیؓ کا رنگین کپڑے کو تنور میں ڈال دینے کا واقعہ

حضرت عمرو بن شعیبؓ اپنی سند کے ساتھ بیان کرتے ہیں کہ ان کے دادا نے کہا کہ میں حضورؐ کے ہمراہ اذاخر گھاٹی کی طرف گیا اور میرے اوپر ایک باریک رنگین کپڑا تھا آپؐ نے میری طرف التفات کی اور فرمایا یہ کیا کپڑا ہے؟ جس سے میں آپؐ کے کراہت کرنے کو سمجھ گیا میں اپنے گھر والوں کے پاس آیا اور لوگ تنور دہکائے ہوئے تھے۔ میں نے اس کپڑے کو اس میں جھونک دیا اس کے بعد آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؐ نے دریافت فرمایا تمہارا وہ کپڑا کہاں گیا؟ میں نے عرض کیا کہ میں نے تو اسے تنور میں جھونک دیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا کیوں نہ تو نے اسے اپنے گھر والوں میں سے کسی کو دے دیا؟

حضرت خزیمہؓ اسدی کا چھری سے کان تک بال کاٹ ڈالنے کا واقعہ!

حضرت سہل بن حنظلہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خزیمہ اسدیؓ بہترین آدمی ہیں اگر ان کی زلفیں لمبی اور ان کا تہبند نیچا نہ ہوتا۔ یہ بات خزیمہؓ کو جب معلوم ہوئی تو چھری لی اور نصف کان تک بال کاٹ دیئے اور اپنا تہبند آدھی پنڈلی تک اونچا کیا۔

صحابیؓ کا سونے کی کرسی پر بیٹھنے سے انکار کرنے کا واقعہ

ہشام بن مساحق بن ربیع بن قیس کنانی جن کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہرقل کی طرف بھیجا تھا فرماتے ہیں کہ میں بیٹھ گیا اور مجھے یہ علم نہیں تھا کہ میرے نیچے کیا ہے دیکھا تو وہ میرے نیچے سونے کی کرسی تھی۔ جب میں نے اسے دیکھا اس سے اتر گیا۔ ہرقل ہنس دیا اور مجھ سے پوچھا کہ تم اس چیز سے جس سے میں نے تمہارا اکرام کیا تھا کیوں اتر گئے؟ میں نے کہا میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ اس سے منع فرماتے تھے۔

مجلس میں اخراج ریاح کے وقت صحابیؓ کا عمل

شعبی کی روایت میں ہے کہ حضرت عمرؓ مکان میں تھے اور ان کے ساتھ حضرت جریر بن عبداللہؓ بیٹھے ہوئے تھے حضرت عمرؓ نے بو محسوس کی تو فرمایا کہ اس بدبو اٹھانے والے آدمی کو میں حکم دیتا ہوں کہ کھڑا ہو اور وضو کرے تو حضرت جریر نے عرض کیا اے امیر المومنین کیا ساری قوم وضو کرے!

حضرت عمرؓ نے فرمایا اے جریر! اللہ تجھ پر رحم کرے اخراج ریاح میں ہر شخص مبتلا ہے؟ اور انہوں نے کہا اٹھنے سے اس کی پردہ دری ہوتی ہے اس اشارہ کو حضرت عمرؓ سمجھ گئے اور حضرت جریرؓ کی تعریف کی اور دعا دی۔

صحابہؓ کا نماز کے وقت فوراً دکانیں بند کرنے کا واقعہ

حضرت عبداللہ بن عمرؓ ایک مرتبہ بازار میں تشریف رکھتے تھے کہ جماعت کا وقت ہوگیا۔ دیکھا کہ فوراً سب کے سب اپنی اپنی دکانیں بند کرکے مسجد میں داخل ہو گئے۔ ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ انہیں لوگوں کی شان میں یہ آیت نازل ہوئی۔ رجال لا تلھیھم تجارۃ و لا بیع عن ذکر اللہ۔ (سورہ نور پارہ ۱۸) ترجمہ پوری آیت شریفہ کا یہ ہے کہ ان مسجدوں میں ایسے لوگ صبح اور شام اللہ کی پاکی بیان کرتے ہیں جن کو اللہ کی یاد سے اور بالخصوص نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے سے، نہ خریدنا غفلت میں ڈالتا ہے نہ بیچنا وہ ایسے دن کی پکڑ سے ڈرتے ہیں جس میں بہت سے دل اور بہت سی آنکھیں الٹ جائیں گی۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ وہ لوگ تجارت وغیرہ اپنے اپنے کاروبار میں مشغول رہتے تھے لیکن جب اذان کی آواز سنتے تو سب کچھ چھوڑ کر فوراً مسجد میں چلے جاتے۔ ایک جگہ کہتے ہیں۔ خدا کی قسم یہ لوگ تاجر تھے لیکن ان کی تجارت ان کو اللہ کے ذکر سے نہیں روکتی تھی۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ بازار میں تشریف رکھتے تھے کہ اذان ہوگئی۔ انہوں نے دیکھا کہ لوگ اپنے اپنے سامان کو چھوڑ کر نماز کی

طرف چل دیئے۔ ابن مسعودؓ نے فرمایا۔ یہی لوگ ہیں جن کو اللہ جل شانہٗ نے لاتلھیھم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ سے یاد فرمایا۔ (فضائل اعمال)

صحابہؓ کا سرخ چادروں کو اتار دینے کا واقعہ

حضرت رافعؓ کہتے ہیں کہ ہم لوگ ایک مرتبہ سفر میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمرکاب تھے اور ہمارے اونٹوں پر چادریں پڑی ہوئی تھیں جن میں سرخ ڈورے تھے۔ حضورؐ نے ارشاد فرمایا، میں دیکھتا ہوں کہ یہ سرخی تم پر غالب ہوتی جاتی ہے۔ حضورؐ کا یہ ارشاد فرمانا تھا کہ ہم لوگ ایک دم ایسے گھبرا کے اٹھے کہ ہمارے بھاگنے سے اونٹ بھی ادھر ادھر بھاگنے لگے اور ہم نے فوراً سب چادریں اونٹوں سے اتار لیں۔

ف: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی زندگی میں اس قسم کے واقعات کوئی اہمیت نہیں رکھتے۔ ہاں ہماری زندگی کے اعتبار سے ان پر تعجب ہوتا ہے۔

تصحیح

گذشتہ شمارے میں ایک سُرخی "جو خُدا کا ہُوا خدا اُس کا ہوا" غلط شائع ہوگئی ہے قارئین تصحیح فرمائیں۔

ادارہ

اس زیاں خانے میں تیرا امتحان ہے زندگی

محمد بدیع الزمان

خدائے تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ

ہم نے انسان کو ایک مخلوط نطفے سے پیدا کیا تاکہ اس کا امتحان لیں اور اس غرض کے لئے ہم نے اسے سننے اور دیکھنے والا بنایا ہم نے اسے راستہ دکھا دیا، خواہ شکر کرنے والا بنے یا کفر کرنے والا۔

(سورۃ الدہر ۷۶، رکوع ۱)

یہ دنیا میں انسان کی اور انسان کے لئے دنیا کی اصل حقیقت ہے۔ یعنی خدا نے اسے اس لئے پیدا کیا تاکہ وہ اس کا امتحان لے، اس کے لئے دنیا امتحان گاہ ہے۔ انسان جس چیز کو عمر سمجھتا ہے حقیقت میں وہ امتحان کا وقت ہے جو اسے یہاں دیا گیا ہے۔ دنیا میں جو قوتیں اور صلاحیتیں بھی اس کو دی گئی ہیں جن چیزوں پر بھی اس کو تصرف کے مواقع دیئے گئے ہیں۔ جن حیثیتوں میں بھی وہ یہاں کام کرتا ہے اور جو تعلقات بھی اس کے اور دوسرے انسانوں کے درمیان ہیں وہ سب اس میں اس کے لیے امتحان ہیں۔ اور امتحان کا یہ سلسلہ مرتے دم تک قائم رہتا ہے اور اسی امتحان کے نتیجہ کے طور پر آخرت میں یہ فیصلہ ہونا ہے کہ وہ کامیاب ہوا یا ناکام۔ اس امتحان میں کامیابی یا ناکامی کا سارا انحصار خود اس کے رویہ زندگی پر ہے اگر اس نے اپنے آپ کو خدائے واحد کا بندہ سمجھ کر اس طریقہ پر کام کیا جو خدا کی مرضی کے مطابق ہو اور آخرت کی جوابدہی کو پیش نظر رکھا۔ تو وہ امتحان میں کامیاب ہوگیا۔ ورنہ ناکام رہا۔

اس امتحان کے لیے جیسا اوپر کی آیت میں فرمایا گیا خدا نے انسان کو علم و عقل کی طاقتیں دیں تاکہ اس آزمائش میں پورا اترنے کے قابل ہو سکے انسان کے ہر حاسہ کے پیچھے ایک سوچنے والا دماغ موجود ہوتا ہے۔ جو اس کے ذریعہ سے آنے والی معلومات کو جمع کر کے اور ان کو ترتیب دے کر ان سے نتائج نکالتا ہے رائے قائم کرتا ہے اور پھر فیصلوں پر پہنچتا ہے جن پر اس کا رویہ زندگی مبنی ہوتا ہے۔

خدا نے انسان کو محض علم و عقل کی قوتیں دے کر ہی نہیں چھوڑ دیا بلکہ ساتھ ساتھ اس کی رہنمائی بھی کی تاکہ اسے معلوم ہو جائے کہ شکر کا راستہ کون سا ہے اور کفر کا راستہ کون سا اور اس کے بعد جو راستہ بھی وہ اختیار کرے اس کا ذمہ دار وہ خود ہو۔

زمین پر جو کچھ بھی سرو سامان ہے اسے خدا نے زمین کی زینت، انسان کے عیش و عشرت کے لیے یونہی نہیں بنایا ہے بلکہ یہ سارے سرو سامان وسائل امتحان ہیں۔ جن کے درمیان انسان کو رکھ کر خدا کو روز آخر یہ دیکھنا ہے کہ ان میں سے کون اپنی اصل کو فراموش کر کے دنیا کی دل فریبیوں میں گم رہا اور کون اپنے اصل مقام بندگی رب کو یاد رکھ کر صحیح رویہ پر قائم رہا کیونکہ جس روز یہ امتحان ختم ہو جائے گا اس روز یہ بساط عیش الٹ دی جائے گی۔ اور یہ زمین چٹیل میدان کے سوا کچھ نہ رہے گی فرمایا گیا ہے۔

واقعہ یہ ہے کہ جو کچھ سرو سامان بھی زمین پر ہے اس کو ہم نے زمین کی زینت بنایا۔ تاکہ ان لوگوں کو آزمائیں ان میں کون بہتر عمل کرنے والا ہے آخر کار ان سب کو ہم ایک چٹیل میدان بنا دینے والے ہیں۔

(سورۃ الکہف ۱۸، رکوع ۱)

دوسرے موقع پر فرمایا گیا:-

اگر تمہارا خدا چاہتا تو تم سب کو ایک امت بھی بنا سکتا تھا۔ لیکن اس نے یہ اس لئے کیا کہ جو کچھ اس نے تم لوگوں کو دیا ہے اس میں تمہاری آزمائش کرے۔ لہٰذا بھلائیوں میں ایک دوسرے سے سبقت

لے جانے کی کوشش کرو۔ آخرکار تم سب کو خدا کی طرف پلٹ کر جانا ہے پھر وہ تمہیں اصل حقیقت بتا دے گا۔ جس میں تم اختلاف کرتے رہے ہو۔

(سورۃ المائدہ ۵، ع ۷)

اسی طرح اللہ کی بخشی دنیا کی ساری نعمتیں وسائل استدراج و امتحان ہیں۔ تاکہ وہ اسے دیکھ سکے کہ بندہ ان پر شکر کرتا ہے یا ناشکری یا اپنی دولت پر قارون کی طرح یہ غرہ کرتا ہے کہ وہ معاش کا جو علم رکھتا ہے اس کے ذریعے اس نے یہ ساری دولت کمائی ہے ایسے ناشکروں کی نفسیات کے متعلق ایک موقع پر ارشاد ہے۔

یہی انسان جب ذرا سی مصیبت اسے چھوتی ہے تو ہمیں پکارتا ہے۔ اور جب ہم اسے اپنی طرف سے نعمت دے کر ابھار دیتے ہیں تو کہتا ہے کہ یہ تو مجھے علم کی بنا پر دیا گیا ہے۔ نہیں بلکہ یہ آزمائش ہے۔ مگر ان میں سے اکثر جانتے نہیں ہیں۔

(سورۃ الزمر ۳۹، آیت ۴۹)

خدا نے انسان کو زمین پر اپنا خلیفہ بنایا اور اپنی مخلوقات میں بہت سی چیزیں ان کی امانت میں دی اور ان پر تصرف کے پورے اختیارات بخشے ان خلیفوں میں مراتب کا بھی فرق خدا نے رکھا ہے۔ مگر اکثر کسی کو زیادہ چیزوں پر تصرف کا اختیار دیا گیا ہے۔ یا کسی کو زیادہ قوت کارکردگی دی گئی ہے تو یہ صرف اس لیے کہ خدا کو دراصل ایسے لوگوں کا امتحان مطلوب ہے اور اسے یہ بھی دیکھنا ہے کہ اس نے کس طرح خدا کی امانت میں تصرف کیا کہاں تک امانت کی ذمہ داری کو سمجھا اور اس کا حق ادا کیا اور کس حد تک اپنی قابلیت یا ناقابلیت کا ثبوت دیا۔ اسی امتحان کے نتیجہ پر زندگی کے دوسرے مرحلے میں انسان کے درجے کا تعین منحصر ہے۔

اس امتحان کی غرض سے خالق نے ہر ایک کو عمل کا موقع دیا ہے تاکہ وہ دنیا میں کام کرکے اپنی اچھائی یا برائی کا اظہار کر سکے اور عملاً یہ دکھا دے کہ وہ کیسا انسان ہے جس شخص کا جیسا عمل ہوگا اسی کے مطابق اس کو جزا دی جائے گی۔ کیونکہ اگر جزا نہ ہو تو دوسرے سے امتحان لینے کے کوئی معنی نہیں۔ دنیا میں انسانوں کے مرنے جینے کا سلسلہ اسی لیے رکھا گیا ہے تاکہ خدا یہ امتحان لے کہ کس انسان کا عمل زیادہ بہتر ہے فرمایا گیا

اللہ وہ ہے جس نے موت اور زندگی کو ایجاد کیا تاکہ تم لوگوں کو آزما کر دیکھے تم میں سے کون بہتر عمل کرنے والا ہے اور وہ زبردست بھی ہے اور درگزر فرمانے والا بھی

(سورۃ الملک ۶۷، آیت ۲)

ایک اور موقع پر فرمایا گیا:

اور وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا جب کہ اس سے پہلے اس کا عرش پانی پر تھا۔ تاکہ تم کو آزما کر دیکھے تم میں کون بہتر عمل کرنے والا ہے۔

(سورۃ ہود ۱۱، رکوع ۱)

اس ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالٰی نے زمین اور آسمان کو اس لیے پیدا کیا کیونکہ اسے انسان کو پیدا کرنا مقصود تھا۔ اور انسان کو اس لیے پیدا کیا کہ اس پر اخلاقی ذمہ داری کا بار ڈالا جائے۔ اور خلافت کے اختیارات سپرد کرکے یہ دیکھا جائے کہ ان میں سے کون اس اخلاقی ذمہ داری کو کس طرح سنبھالتا ہے۔ اگر ان ساری تخلیق کی تہہ میں یہ مقصد نہ ہوتا اگر اختیارات کی تفویض کے باوجود کسی امتحان کا کسی محاسبہ اور باز پرس کا اور کسی جزا و سزا کا کوئی سوال نہ ہوتا اور اگر انسان کو اخلاقی ذمہ داری کا حامل ہونے کے باوجود یوں ہی بے نتیجہ مر کر مٹی میں مل جانا ہوتا تو پھر یہ سارا کارِ تخلیق بالکل ایک لاحاصل کھیل قرار پاتا اور اس تمام ہنگامہ وجود کی کوئی حیثیت ایک فعل عبث کے سوا باقی نہ رہتی۔ ان ہی سارے نکتوں کو اقبال نے "بانگ درا" کی نظم "والدہ مرحومہ کی یاد میں" کے درج ذیل شعر میں سمو دیا ہے

ہے وہاں بے حاصلی کشتِ اجل کے واسطے
سازگار آب و ہوا تخمِ عمل کے واسطے

خدا تعالٰی نے مختلف مواقع پر مختلف طریقوں سے اہل ایمان کو یہ ذہن نشین کرایا ہے کہ خدا کے جو وعدے دنیا اور آخرت کی کامرانیوں کے لیے ہیں کوئی شخص مجرد زبانی دعوائے ایمان کرکے ان کا مستحق نہیں ہو سکتا۔ بلکہ ہر شخص کو آزمائشوں سے گزرنا ہوگا تاکہ وہ اپنے دعوے کی صداقت کا ثبوت دے ایک موقع پر فرمایا گیا کہ:

کیا لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ وہ بس اتنا کہنے پر چھوڑ دیے جائیں گے کہ ہم ایمان لائے اور ان کو آزمایا نہ جائے گا؟ حالانکہ ہم ان سب لوگوں کی آزمائش کر چکے ہیں۔ جو ان سے پہلے گزرے ہیں۔ اللہ کو تو ضرور یہ دیکھنا ہے کہ سچے کون ہیں اور جھوٹے کون۔ (سورۃ العنکبوت ۲۹، رکوع ۱)

ان ارشادات سے یہ بات صاف ہو جاتی ہے کہ خدا کے نزدیک آزمائش ہی وہ کسوٹی ہے جس سے کھوٹا اور کھرا پرکھا جاتا ہے۔ کھوٹا خود بخود اللہ کی راہ سے ہٹ جاتا ہے اور کھرا چھانٹ لیا جاتا ہے تاکہ اللہ کے ان انعامات سے سرفراز ہو جو صرف صادق الایمان لوگوں کا ہی حصہ ہے۔

ایمان و تسلیم دراصل نفس کی ایک ایسی کیفیت ہے جو دین کے ہر حکم اور ہر مطالبے پر امتحان میں پڑ جاتی ہے دنیا کی زندگی میں ہر ہر قدم پر آدمی کے سامنے وہ مواقع آتے ہیں۔ جہاں دین یا تو کسی چیز کا حکم دیتا ہے یا کسی چیز سے منع کرتا ہے یا جانی اور مالی اور وقت محنت اور خواہشات نفس کی قربانی کا مطالبہ کرتا ہے ایسے ہر موقع پر جو شخص اطاعت سے انحراف کرتا ہے اس کے ایمان و تسلیم میں کمی واقع ہو جاتی ہے اور جو شخص بھی حکم کے آگے سر جھکا دیتا ہے اس کے ایمان و تسلیم میں اضافہ ہو جاتا ہے یہ کہ ہر ایسے موقع پر صادق الایمان اور جھوٹے دعوی ایمان کی پرکھ صرف آزمائش کی کسوٹی ہی خدا کے نزدیک قرار دی گئی ہے۔ اسے خدا تعالٰی نے بہت صاف و صریح طور پر قرآن میں سارے مواقع پر ذہن نشین کرایا ہے نفس مضمون کے پیش نظر چند ایسی آیات کے ترجمے درج ذیل میں کیے جا رہے ہیں۔

پھر کیا تم لوگوں نے سمجھ رکھا ہے کہ یوں ہی جنت کا داخلہ تمہیں مل جائے گا۔ حالانکہ ابھی تم پر وہ سب کچھ نہیں گزرا ہے جو تم سے پہلے ایمان لانے والوں پر

گذر چکا ہے؟ ان پر سختیاں گذریں، مصیبتیں آئیں، ہلا مارے گئے، حتیٰ کہ وقت کا رسول اور اس کے ساتھی اہل ایمان چیخ اٹھے کہ اللہ کی مدد کب آئے گی۔ (اُس وقت انہیں تسلی دی گئی کہ) اللہ کی مدد قریب ہے۔ (سورۃ البقرہ ۲، آیت ۲۱۴)

دل شکستہ نہ ہو، غم نہ کرو، تم ہی غالب رہو گے اگر تم مومن ہو۔ اس وقت (جنگ احد کے موقع پر) اگر تمہیں چوٹ لگی ہے تو اس سے پہلے ایسی ہی چوٹ تمہارے مخالف فریق کو بھی لگ چکی ہے۔ یہ تو زمانہ کے نشیب و فراز ہیں، جو ہم لوگوں کے درمیان گردش کراتے رہتے ہیں۔ تم پر یہ وقت اس لیے لایا گیا کہ اللہ دیکھنا چاہتا تھا کہ تم میں سے سچے مومن کون ہیں اور ان لوگوں کو چھانٹ لینا چاہتا تھا جو واقعی (راستی کے) گواہ ہوں کیونکہ ظالم لوگ اللہ کو پسند نہیں ہیں۔ اور وہ آزمائش کے ذریعہ مومنوں کو الگ چھانٹ کر کافروں کی سرکوبی کر دینا چاہتا تھا۔ کیا تم نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ یونہی جنت میں چلے جاؤ گے حالانکہ ابھی اللہ نے یہ تو دیکھا ہی نہیں کہ تم میں وہ کون لوگ ہیں جو اس کی راہ میں جانیں لڑانے والے اور اس کی خاطر صبر کرنے والے ہیں۔ اور ہم ضرور تمہیں خوف و خطر، فاقہ کشی، جان و مال کے نقصانات اور آمدنیوں کے گھاٹے میں مبتلا کر کے تمہاری آزمائش کریں گے ان حالات میں جو لوگ صبر کریں اور جب کوئی مصیبت پڑے تو کہیں کہ: ہم اللہ ہی کے ہیں اور اللہ ہی کی طرف ہمیں پلٹ کر جانا ہے انہیں خوشخبری دے دو ان پر ان کے رب کی طرف سے بڑی عنایات ہوں گی، اس کی رحمت ان پر سایہ کرے گی اور ایسے ہی لوگ راست رو ہیں (اولئک هم المهتدون) (سورۃ البقرہ ۲، رکوع ۱۹)

مسلمانو! تمہیں مال و جان دونوں کی آزمائشیں پیش آکر رہیں گی، اور تم اہل کتاب اور مشرکین سے بہت سی تکلیف دہ باتیں سنو گے۔ اگر ان سب حالات میں تم صبر اور خدا ترسی کی روش پر قائم رہو، تو یہ بڑے حوصلہ کا کام ہے۔ (سورۃ آل عمران ۳، آیت ۱۸۶)

اس سلسلہ میں بات آتی ہے دعوائے ایمان کی تو ظاہری دعوائے ایمان ایک مومن اور منافق دونوں میں مشترک ہے مگر مومن اور منافق کے دعوائے ایمان کا فرق آزمائشوں میں ڈالنے سے کس طرح کھلتا ہے۔ اس کی ایک مثال قرآن میں اس وقت دی گئی ہے جب کہ رسول اللہ کے وقت میں کوئی سال ایسا نہ گزرتا تھا جب کہ دعوائے ایمان آزمائش کی کسوٹی پر کسا نہ جاتا ہو اور اس کی کھوٹ کا راز فاش نہ ہو جاتا ہو کبھی قرآن میں کوئی ایسا حکم آ جاتا تھا جس سے ان کی خواہشات نفس پر کوئی نئی پابندی عائد ہو جاتی تھی۔ کبھی دین کا کوئی ایسا مطالبہ سامنے آ جاتا تھا جس سے ان کے مفاد پر ضرب پڑتی تھی کبھی کوئی اندرونی قضیہ ایسا رونما ہو جاتا تھا جس میں یہ امتحان مضمر ہوتا تھا کہ ان کو اپنے دنیوی تعلقات اور اپنے خاندانی اور قبائلی دلچسپیوں کی بہ نسبت خدا اور اس کا رسول اور اس کا دین کس قدر عزیز ہے کبھی کوئی ایسی جنگ چھڑ جاتی ہے جس میں یہ آزمائش ہوتی ہے کہ یہ جس دین پر ایمان لانے کا دعویٰ کر رہے ہیں اس کی خاطر جان و مال، وقت اور محنت کا کتنا ایثار کرنے کے لئے تیار ہیں۔ ایسے تمام مواقع پر صرف یہی نہیں کہ منافقت کی وہ گندگی جو ان کے جھوٹے اقرار کے پیچھے چھپی ہوئی تھی کھل کر منظر عام پر آ جاتی تھی۔ بلکہ ہر مرتبہ جب یہ ایمان کے تقاضوں سے منہ موڑ کر بھاگتے تھے تو ان کے اندر کی گندگی پہلے سے کچھ زیادہ بڑھ جاتی تھی۔

آزمائش کے ایسے مواقع پر ایک مومن اور ایک منافق کی نفسیات اس طرح بیان کی گئی ہے جب کوئی نئی سورت نازل ہوتی ہے تو ان میں سے بعض لوگ (مذاق کے طور پر مسلمانوں سے) پوچھتے ہیں کہ کہو تم میں سے کس کے ایمان میں اس سے اضافہ ہوا؟ جو لوگ ایمان لائے ہیں ان کے ایمان میں تو فی الواقع (ہر نازل ہونے والی سورت نے) اضافہ ہی کیا ہے اور وہ اس سے دلشاد ہیں البتہ جن لوگوں کے دلوں کو (نفاق کا) روگ لگا ہوا تھا ان کی سابق نجاست پر (ہر نئی سورت نے) ایک اور نجاست کا اضافہ کر دیا۔ اور مرتے دم تک کفر ہی میں مبتلا رہے۔ کیا یہ لوگ دیکھتے نہیں کہ ہر سال ایک دو مرتبہ یہ آزمائش میں ڈالے جاتے ہیں؟ مگر اس پر بھی نہ توبہ کرتے ہیں نہ کوئی سبق لیتے ہیں جب کوئی سورت نازل ہوتی ہے تو یہ لوگ آنکھوں ہی آنکھوں میں ایک دوسرے سے باتیں کرتے ہیں کہ کہیں تم کو کوئی دیکھ تو نہیں رہا ہے پھر چپکے سے نکل بھاگتے ہیں اللہ نے ان کے دل پھیر دیئے ہیں کیونکہ یہ ناسمجھ لوگ ہیں۔ (سورۃ توبہ ۹، رکوع ۱۶)

الغرض دنیا کی موجودہ زندگی دراصل امتحان کی زندگی ہے اور اس امتحان کے لئے انسان کے پاس بس اتنی ہی مہلت ہے جب تک اس دنیا میں وہ سانس لے رہا ہے اس وقت کو انسان اگر ضائع کر دے اور نبی کی ہدایت کو قبول کر کے امتحان کی کامیابی کا سامان نہ کرے تو پھر کوئی دوسرا موقع ملنے والا نہیں اس نبی کا آنا اور قرآن کے ذریعہ انسان کو علم و حقیقت کا پہنچایا جانا وہ بہترین اور ایک ہی موقع ہے جو انسان کو دیا گیا ہے اس سے فائدہ نہ اٹھانا تو بعد کی ابدی زندگی کے لئے ہمیشہ پچھتانا ہے۔ یہ آزمائش کا موقع انسان کے درمیان فیصلہ کن ہوتا ہے یہ اللہ تعالیٰ کی حکمت کا عین مقتضی ہے کہ ایسے مواقع وقتاً فوقتاً آتے رہیں ان مواقع پر جو کامیابی کی راہ پا لیتا ہے وہ اللہ ہی کی توفیق و رہنمائی سے پاتا ہے اور جو ناکام ہوتا ہے وہ اس توفیق و رہنمائی سے محروم ہونے کی بدولت ہی ناکام ہوتا ہے اگرچہ اللہ کی طرف سے توفیق و رہنمائی ملنے اور نہ ملنے کے لئے بھی ضابطہ ہے جو سراسر حکمت اور عدل پر مبنی ہے لیکن بہرحال یہ حقیقت اس جگہ ثابت ہے کہ آدمی کا آزمائش کے مواقع پر کامیابی کی راہ پانا یا نہ پانا اللہ کی توفیق و ہدایت پر ہی منحصر ہے۔

اس نکتہ کو کہ دنیا انسان کے لئے امتحان گاہ و دار العمل ہے اور اپنی تخلیق کے مقاصد کو پورا کرنے کے لئے یہ اس کا فرض ہے کہ وہ شریعت اسلامیہ کی اتباع کی بدولت امتحان میں کامیابی حاصل کرے۔ اقبال نے ان سارے ارشادات کو جن کا ذکر اس مضمون میں کیا

باقی ص ۲۶ پر

شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کا اضافہ کیوں ضروری ہے؟

از قلم: مولانا زاہد الراشدی سیکرٹری اطلاعات مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان۔

وزارت داخلہ کی طرف سے ملک بھر میں از سر نو کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈ جاری کرنے کے اعلان کے ساتھ ہی یہ مطالبہ پھر سے اٹھ کھڑا ہے کہ شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ کر کے اس میں شہری کی مذہبی حیثیت کا اظہار کیا جائے اور مسلمانوں اور غیر مسلموں کے شناختی کارڈ کا رنگ الگ الگ کرا دیا جائے۔ یہ مطالبہ نیا نہیں ہے بلکہ ۱۹۷۴ء میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی آئینی ترمیم پارلیمنٹ سے منظور ہونے کے بعد اس کے قانونی و عملی تقاضوں کی تکمیل کے لیے کل جماعتی مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان نے اسے ضروری سمجھا اور اپنے مطالبات میں اسے شامل کر لیا۔ پاکستان میں اور بھی غیر مسلم اقلیتیں بستی ہیں لیکن قادیانیوں کے حوالہ سے یہ مطالبہ بطور خاص اس لیے ضروری سمجھا گیا کہ قادیانیوں نے خود کو غیر مسلم اقلیت قرار دیے جانے کا فیصلہ تسلیم کرنے سے انکار کر رکھا ہے اور ہر سطح پر اپنے آپ کو مسلمان کے روپ میں پیش کرنے کی روش پر قائم ہیں اس لیے ناگزیر ہو گیا کہ ان کی جداگانہ حیثیت کا قانونی اظہار کیا جائے اسی وجہ سے شناختی کارڈ کے فارم پر عقیدہ ختم نبوت پر مشتمل حلف نامہ شامل کیا گیا۔ تاکہ کوئی قادیانی خود کو بطور مسلمان رجسٹرڈ نہ کرا سکے لیکن قادیانیوں کی طرف سے اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرنے کی ضد قائم رہی حتیٰ کہ جب جداگانہ بنیادوں پر الیکشن کرانے اور مسلمانوں اور غیر مسلموں کے ووٹ الگ الگ درج کرنے کا فیصلہ ہوا تو قادیانیوں نے بطور غیر مسلم اپنے ووٹ درج کرانے سے انکار کر دیا اور اس انکار پر آج بھی وہ قائم ہیں۔ اب صورت حال یہ ہے کہ قادیانی خود کو مسلمان کہتے اور ہر ممکن طریقے سے ظاہر کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور ان کی اس روش کے باعث بہت سے قانونی تقاضوں کے لیے ایک قادیانی کی مذہبی حیثیت کا تعین مشکل ہو جاتا تھا جس کا اس کے سوا کوئی حل نہیں ہے کہ شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ کر کے شناختی کارڈ کے لیے پُر کیے گئے فارم میں موجود حلف نامہ کی بنیاد پر ہر شہری کی مذہبی حیثیت کا اظہار کر دیا جائے تاکہ کوئی شخص اس بارے میں اشتباہ پیدا کرنے میں کامیاب نہ ہو سکے۔

ویسے اصولی اور آئینی طور پر حکومت کی ذمہ داری تو یہ ہے کہ پارلیمنٹ کے متفقہ فیصلہ اور آئین کی ایک رائج الوقت دفعہ کو ماننے سے انکار کے حکم میں قادیانی جماعت کے خلاف مقدمہ درج کیا جائے اور قادیانی تنظیموں کو غیر قانونی قرار دے کر ان کے خلاف سپریم کورٹ میں ریفرنس دائر کیا جائے۔ لیکن اگر ایسا کرنا بین الاقوامی دباؤ اور اپنی مخصوص مصلحتوں کے پیش نظر حکومت کے لیے سردست ممکن نہ ہو تو کم از کم یہ ضرور ہونا چاہیے کہ قادیانیوں کے پیدا کردہ اشتباہ کو دور کرنے کے لیے شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ کر کے ان کا اندراج بطور غیر مسلم کیا جائے۔

اس سلسلہ میں دوسری دقت یہ سامنے آئی ہے کہ ہمارے ہاں پاسپورٹ شناختی کارڈ کی بنیاد پر جاری کیا جاتا ہے اور اگرچہ پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ موجود ہے لیکن شناختی کارڈ کی یکسانیت کی وجہ سے بہت سے قادیانی خود کو پاسپورٹ میں مسلمان درج کرانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں جس کے بیسیوں عملی مظاہرے سامنے آ چکے ہیں۔ سعودی عرب اور بعض دیگر ممالک میں قادیانیوں کا داخلہ ممنوع ہے۔ لیکن درجنوں ایسے قادیانی وہاں سے نشاندہی ہونے پر نکالے گئے ہیں جو پاسپورٹ میں مسلمان درج ہونے کی وجہ سے ان ممالک میں جانے میں کامیاب ہو گئے ہیں اور ان ممالک کے متعلقہ افسروں نے تحریک ختم نبوت کے ذمہ دار حضرات سے شکوہ بھی کیا ہے کہ حکومت پاکستان کی نرم پالیسی کی وجہ سے ایسا ہوتا ہے جب ہم اس معاملہ کی تہہ تک جاتے ہیں تو بنیادی سبب یہی نکلتا ہے کہ شناختی کارڈ کا ابہام قادیانیوں کو یہ گنجائش فراہم کر دیتا ہے کہ وہ پاسپورٹ میں خود کو مسلمان درج کرا کے اشتباہ کی فضا کو قائم رکھیں۔

اس سلسلہ میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ اب جبکہ شناختی کارڈ کمپیوٹرائزڈ ہوں گے اور ہر شناختی کارڈ کو اس کے کمپیوٹر نمبر سے چیک کیا جا سکے گا کہ فارم کے مطابق وہ مسلمان کا کارڈ ہے یا غیر مسلم کا اس لیے اب کوئی شخص خود کو مسلمان ظاہر کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکے گا لیکن صحیح بات یہ ہے کہ یہ تاویل بھی اس سلسلہ میں اطمینان کی فضا پیدا نہیں کرتی اس لیے کہ ہم تکنیک اور اس کے وسائل کے لحاظ سے ضرور کمپیوٹر کے سائنٹیفک دور میں داخل ہو رہے ہیں۔ مگر ہماری دفتری کارکردگی سائنٹیفک تقاضوں سے ہم آہنگ ہونے کے لیے ابھی تک تیار نہیں ہے ہمارے دفاتر میں جو کچھ ہوتا ہے اور جس طرح چھوٹی چھوٹی گنجائشوں سے بڑے بڑے فائدے حاصل کیے جاتے ہیں اور دستاویزات کے ابہام کو اپنے حق میں استعمال کرنے کی جو مہارت ہمارے دفتری عملہ کو حاصل ہے اس کے پیش نظر اس مسئلہ کا اور کوئی حل نظر نہیں آتا کہ شناختی کارڈ پر مذہب کے خانہ کا اضافہ کر کے ہر شہری کے مذہب کی صراحت کر دی جائے۔

پھر جداگانہ الیکشن کے فیصلہ پر موثر اور مکمل عملدرآمد کے لیے بھی یہ ضروری ہے کیونکہ ووٹ ڈالنے کے لیے شناختی کارڈ ضروری قرار دے دیا گیا ہے اور جب تک مسلم اور غیر مسلم کے شناختی کارڈ میں واضح امتیاز نہ ہو اس وقت تک ووٹ کے غلط استعمال اور اشتباہ کی فضا کو ختم کرنا ممکن نہیں ہے اس لیے دوسری غیر مسلم اقلیتوں کے حوالے سے بھی یہ ضروری ہے کہ شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ اور کارڈ کے رنگ کے فرق کے ساتھ اشتباہ کو ختم کر دیا جائے۔

باقی ص ۲۶ پر

کبھی اے نوجواں مسلم تدبّر بھی کیا تونے؟

علم وفن کی ترقی میں مسلمانوں کا حصّہ

از پروفیسر اشفاق علی صاحب

یورپ کی تہذیب کو بروئے کار آتے ہوئے پانچ سو سال کا عرصہ نہیں گذرا۔ اس سے قبل ایک ہزار سال تک تہذیب و تمدن کا مطلب اسلامی تہذیب اور تمدن تھا لیکن اتفاقات نے اسلامی تہذیب کی گذشتہ عظمت پر اتنا گہرا پردہ ڈال دیا ہے کہ جہاں کہیں یہ پردہ ذرا ہٹتا ہے۔ دیکھنے والے چونک اٹھتے ہیں اور وہ لوگ جنھوں نے اسلام کی کہانی محض اخبارات میں پڑھی ہے یقین نہیں کرسکتے کہ واقعی ایسا بھی تھا۔

راجر بیکن جسے برطانوی سائنس کا جدامجد کہا جاتا ہے۔ آکسفورڈ یونیورسٹی میں عربی میں سائنس پڑھتا تھا اور اپنے شاگردوں سے کہتا تھا کہ اگر سائنس پڑھنا چاہتے ہو تو عربی سیکھو۔ راجر بیکن کی لائبریری تقریباً تمام عربی کتابوں اور ان کے ترجموں پر مشتمل تھی۔ محمد بن زکریا ابوبکر رازی نے دو سو کے قریب کتابیں لکھیں۔ ایک کتاب جو چیچک اور خسرے کے امراض پر تھی، مختلف یورپی زبانوں میں ترجمہ ہوئی۔ اس کا انگریزی ترجمہ پہلی مرتبہ ۱۷۴۹ء میں ہوا اور ۱۸۶۶ء تک ۴۰ مرتبہ چھپا۔ رازی کی کتاب الحاوی ۲۰ جلدوں میں ہے۔ اس کے یورپی ترجمے ۱۵۴۲ء تک ۵ مرتبہ شائع ہوئے۔ حسن بن حسن بن الہیثم نے ریاضی اور فزکس پر دو سو کے قریب کتابیں لکھیں۔ لیونارڈو، کیپلر اور راجر بیکن نے اس عرب سائنس دان کی تفصیلات پر اپنی کتابوں کی بنیاد رکھی۔ ول ڈیوران اپنی کتاب (ایج آف فیتھ) میں لکھتا ہے۔ اگر ابن الہیثم نہ ہوتا تو راجر بیکن کا کوئی نام بھی نہ جانتا۔

رابرٹ بریفالٹ نے اپنی کتاب تشکیل انسانیت میں لکھا ہے۔ سائنس سے مراد تحقیق کی نئی روح، تفتیش کے نئے طریقے اور پیمائش اور مشاہدے کے اسلوب ہیں ان سے یونانی بے خبر تھے۔ یورپ میں اس روح اور ان اسلوب کو رائج کرنے کا سہرا عربوں کے سر ہے۔

الیگزینڈر وان ہمبولٹ لکھتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نصائح حضرت مولانا مسیح اللہ صاحب دامت برکاتہم

ایک فارغ التحصیل عالم نے جو کہ بیعت بھی ہیں عریضہ لکھا تھا۔ اس میں لکھا: بندہ کے لیے کچھ وصیت فرمائیں اور بندہ کے علاوہ دو مدرس اور ہیں ان کے متعلق بھی کچھ نصیحت ارشاد فرمائیں۔

جواب میں حضرت والا دامت برکاتہم نے تحریر فرمایا:

آپ دونوں کو ایک ہی بات ہے۔

اول اخلاص۔ دوم اتحاد۔ سوم وقت کی پابندی۔ چہارم شفقت۔ پنجم قناعت۔ ششم نظر کی حفاظت۔ ہفتم خلوت کا موقع طالب علم کو نہ دیا جانا۔ ہشتم ذاتی خدمت طالب علم سے نہ لیا جانا۔ نہم اس کے ذاتی ہدیہ تحفے سے بحکمت عذر کرنا۔ دہم طالب علم کو تحقیری کلمات سے اجتناب کرنا۔

آپ مہتمم بھی ذمہ دار ہیں اس لیے عرض ہے کہ حساب کتاب صاف اور صحیح رکھنا۔ استادوں کا احترام، نرم کلام، کسی کی شکایت پر فریقین سے بلاتحقیق عملدرآمد نہ ہو۔

استاذ کے لیے یہ چیزیں ضروری ہیں

(۱) اول اول اظہار استعداد (۲) تقویٰ (۳) وقار (۴) تراحم (۵) حل کتاب۔ (۶) نظام وانتظام جو اپنے ذمہ ہو اس میں دخل نہ دینا (۷) طلبہ سے ذاتی خدمت نہ لینا۔ (۸) طالب علم خصوصاً امرد کو تنہائی کا موقعہ نہ دینا۔ اگر اتفاق ہو جائے (کسی ضرورت سے آجائے) تو دروازہ کا کھلا ہوا رہنا (۹) قناعت۔

"عربوں کو ہی طبعی سائنس کا حقیقی خالق قرار دیا جا سکتا ہے۔ ابن سینا کی القانون کو ڈاکٹر ولیم آسلر علم طب کی بائیبل کہا کرتا تھا۔ یہ کتاب صدیوں تک یورپ کی درس گاہوں میں بطور نصاب داخل رہی۔ مسلمانوں کی جن کتابوں سے یورپ نے استفادہ کیا۔ ان کے محض نام گنوانے کے لئے چند منٹ نہیں بلکہ کئی دن درکار ہیں۔"
ایس پی اسکاٹ اپنی ہسٹری آف دی سورسن ایمپائر میں لکھتے ہیں۔

"فریڈرک دوم نے مسلمانوں کے علوم سارے یورپ میں پھیلائے، نتیجہ یہ کہ جو ممالک اس کے زیر نگیں نہیں تھے۔ ان میں بھی علمی تحریک پیدا ہو گئی اور وہ یورپ جس پر اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ علامہ ابن رشد کے فلیفہ البیطار کے علم نباتات ابوالقاسم کے علم جراحی، ابن العوام کے علم زراعت اور ابن الخطیب کے علم تاریخ سے آشنا ہو گیا۔ یہ حقیقت ہے کہ عصر رواں کی تمام ایجادات برکات عربوں ہی کے طفیل ہیں۔"

ڈاکٹر غلام جیلانی برق اپنی تصنیف "یورپ پر اسلام کے احسان" میں لکھتے ہیں!

"وحشی اور جاہل یورپ جہالت اور بربریت کے دلدل سے کیسے نکلا، بعض متعصب اور جاہل یورپی اہل قلم کا تجزیہ یہ ہے کہ جب ۱۴۵۳ء میں سلطان محمد فاتح نے قسطنطنیہ کو فتح کیا تو وہاں سے یہودی علماء بھاگ کر یورپ کے دیگر حصوں میں پہنچے اور ان کے نور علم سے یورپ میں اجالا ہو گیا۔ سوال یہ ہے کہ اگر یہ یہودی اتنے ہی باعمل تھے تو استنبول پر کیوں تاریکی محیط رہی۔ مشرقی سماء میں ان کی روشنی کیوں نہ پھیلی۔ یہ بات کون تسلیم کرے گا کہ یہودیوں کے پاس اہل روما کے لئے جگنو کا ایک شرر نہ تھا۔ وہ یورپ پہنچتے ہی علم کے آفتاب بن گئے۔ صحیح بات وہی ہے جو ڈریپر بریفا اور ولڈیوران جیسے منصف مزاج علماء نے کہی ہے۔ ان کے اقوال ملاحظہ ہوں۔

یورپ کی حیات ثانیہ عربوں کی وجہ سے ہوئی۔ یورپ کے حیات نو کا گہوارہ اٹلی نہیں اسپین تھا جس وقت یورپ جہالت اور وحشت کے تاریک ترین گڑھوں میں گرا ہوا تھا۔ اس وقت بغداد، قاہرہ، طلیطلہ سے وہ زندگی اور تہذیب نمودار ہو رہی تھی جس نے بعد میں انسانی ارتقاء کو ایک نئی صورت دی۔

ڈاکٹر غلام جیلانی برق نے اپنی کتاب میں ایسے بیسیوں حوالے دیئے ہیں۔ جن مسلمان مصنفین کے کتابوں کے ترجمے آج کل یورپ میں ملتے ہیں یعنی جنہیں آپ آج بھی خرید سکتے ہیں۔ ان کی تعداد دس ہزار سے زیادہ ہے لیکن جن کے ترجمے دستیاب نہیں ہیں۔ ان کی تعداد لاکھوں میں ہے۔ اب یہ کہنا کہ یورپ کی نشاۃ ثانیہ ان ہزاروں مسلمان مصنفین کی لاکھوں کتابوں سے نہیں ہوئی بلکہ چند بھاگے ہوئے یہودیوں نے یہ علم اپنے شعور کی گہرائیوں سے نکالا، یورپی تاریخ کا ایک بہت بڑا جھوٹ ہے۔ مغرب نے یہ جھوٹ اس لئے بولا کہ مغرب سیاسی ضرورت سے مغلوب ہو گیا۔ مغرب نے مشرق کو سیاسی اور ذہنی طور پر تسخیر کیا اور اس کے بعد مشرق کے بیکسوں کو زراعتی پیداوار اگانے کے کام پر لگا دیا تاکہ انگلینڈ کو خوراک پہنچ جائے اور وہ فارغ ہو کر تحقیق، ایجاد، سائنس اور مشین سازی کے کام پر لگ جائے۔ ہارے ہوئے اہل مشرق کو اس اقتصادی غلامی پر آمادہ کرنے کے لئے یہ جھوٹ پھیلانا ضروری تھا کہ مغرب مشرق سے ہمیشہ بالادست رہا ہے نیز یہ کہ مشرق میں عیاشی، وہم پرستی اور ظلم کے سوا کچھ نہ تھا۔

بچوں کا کالم

تعارف

واہ رے بانکی چال تیرے کیا کہنے

تحریر:۔ اشتیاق احمد

قسط نمبر:۸۰

لگے ہاتھوں یہ بھی تعارف ہو جائے کہ مرزا کتنا صحت مند آدمی تھا۔

ایک جگہ لکھتا ہے:

"مجھے دو بیماریاں ہیں۔ ایک اوپر کے دھڑ کی، دوسری نیچے کے دھڑ کی۔ یعنی مراق اور کثرت پیشاب۔

مرزا کو دق کی بیماری بھی تھی۔ یہ بیماری باپ کے زمانے سے تھی۔ باپ اس کے علاج کے طور پر مرزا کو بکری کے پائے کا شوربہ پلاتا تھا۔ اس بیماری میں مرزا کی حالت بہت نازک ہو گئی تھی۔

مرزا کو بعض دماغی امراض بھی تھے اور مرگی کا دورہ بھی پڑتا تھا۔ سر درد تو اکثر رہتا تھا۔ مرزا کو پیشاب کا مرض بھی زبردست تھا۔ ہر روز پیشاب کثرت سے آتا تھا بعض اوقات تو سو مرتبہ دن رات میں پیشاب آتا تھا اور اس سے کمزوری بہت ہو جاتی تھی۔

ایک جگہ مرزا لکھتا ہے:

"مجھے دو بیماریاں مدت سے ہیں۔ ایک شدید سر درد جس سے نہایت بے تاب ہو جاتا تھا۔ اور ہولناک بیماریاں پیدا ہو جاتی تھیں اور یہ مرض قریباً پچیس برس تک رہا۔ اور اس کے ساتھ دوران سر بھی تھا اور حکیموں نے لکھا ہے کہ آخر کار ان دو بیماریوں کے سبب مرگی ہو جایا کرتی ہے میرے بڑے بھائی مرزا غلام قادر بھی مرگی میں مبتلا ہو کر مر گئے تھے۔ اس لیے میں دعا کیا کرتا تھا کہ اللہ تعالیٰ ان امراض سے محفوظ رکھے ایک مرتبہ کشف کے عالم میں میں نے دیکھا کہ ایک سیاہ رنگ کی چار ٹانگوں والی بلا جو بھیڑیے قد کے برابر تھی اور جس کے بڑے بڑے بال تھے اور بڑے بڑے پنجے تھے مجھ پر حملہ کرنے لگی۔ میرے دل میں یہ بات ڈالی گئی کہ یہ مرگی ہے۔ تو میں نے دائیں ہاتھ کو زور سے سینے پر مارا اور کہا دور ہو تیرا مجھ سے کوئی حصہ نہیں تب وہ خطرناک بیماریاں جاتی رہیں اور وہ شدید درد بالکل جاتا رہا۔ صرف سر

رکبھی کبھی ہوتا ہے۔ دوسرا صرف پیشاب کا ہے جو بیس بیس سے پچے اور ابھی تک بیس مرتبہ کے قریب پیشاب آتا ہے (یعنی شوگر کا مرض) ایک دن مجھے خیال آیا کر ڈاکٹروں کے تجربے کی رو سے پیشاب کی اس بیماری کے نتیجہ میں آنکھوں میں موتیا بھی اتر سکتا ہے یا بڑا اپنٹیرا نکل سکتا ہے جو کہ ہلاک ہوتا ہے۔ چنانچہ اس وقت مجھے موتیا کے بارے میں الہام ہوا۔ سو ایک عمر گذری میں ان بلاؤں سے محفوظ ہوں"۔

آپ یہ آخری الفاظ غور سے پڑھ لیں۔۔۔۔ اور اب مرزا کے یہ الفاظ پڑھیں۔

"مجھے دو مرض دامن گیر ہیں۔ ایک جسم کے اوپر کے حصہ میں کہ سر درد اور دوران سر اور دوران خون کم ہو کر ہاتھ پیر سرد ہو جانا۔ نبض کم ہو جانا اور دوسرے جسم کے نیچے کے حصے میں کہ پیشاب کثرت سے آنا اور اکثر دن آتے رہنا یہ دونوں بیماریاں قریباً تیس برس سے ہیں یہ دونوں کبھی تو دعا سے اس طرح بھاگ جاتی ہیں کہ جیسے کبھی تھی ہی نہیں اور پھر آجاتی ہیں ایک مرتبہ میں نے دعا کی کہ یہ دونوں بیماریاں بالکل دور کر دی جائیں مگر جواب ملا کہ ایسا نہیں ہوگا"۔

آپ نے ملاحظہ فرمایا۔ اوپر لکھا تھا کہ ایک عمر گذری میں ان بیماریوں سے محفوظ ہوں۔ لیکن بعد میں لکھا کہ جواب ملا۔ ایسا نہیں ہوگا۔ یعنی یہ بیماریاں دور نہیں ہوں گی۔

تعارف جاری ہے:

داستان ازبلا

اسپین کی تاریخ کا ایک منفرد واقعہ

جس نے عیسائی دنیا میں ہلچل مچا دی

ردِ عیسائیت پر جدید انداز میں ایک دلچسپ سلسلہ

قسط: ۵

از: محمد سعید خان دہلوی

پطرس: "خدا تو پیدائش سے پاک ہے۔ مسیح کے اندر جو انسانیت تھی۔ اس کی پیدائش ہوئی"۔

عمر لخمی: "اور صلیب پر کون مرا۔ خدا یا انسان؟"

پطرس: "خدا مرنے سے بھی پاک ہے۔ صلیب پر انسان ہی مرا یعنی مسیح کی انسانیت"۔

عمر لخمی: "گویا پیدائش اور مرنے کا تعلق مسیح کی انسانیت سے ہے نہ کہ الوہیت سے"۔

پطرس: "بے شک بے شک"۔

عمر لخمی: (بائیبل کی کتاب ایوب کو ہاتھ میں لے کر) "دیکھئے ایوب کی کتاب ۱۴/۱ میں لکھا ہے کہ "جو عورت سے پیدا ہوا وہ گناہ گار ہے"۔ اور چونکہ پیدائش الوہیت کی نہیں ہوئی بلکہ انسانیت کی ہوئی تھی۔ اس لیے حضرت ایوبؑ کے فیصلہ کے مطابق مسیح کی انسانیت بھی گناہ گار ہوئی اور دیکھئے رومیوں کے ۶/۲۳ میں لکھا ہے کہ "گناہ کی مزدوری موت ہے"۔ یعنی موت اس بات کا ثبوت ہے کہ مرنے والا گناہ گار ہے اور چونکہ بقول آپ کے حضرت مسیح کی الوہیت یا خدائی مصلوب نہیں ہوئی بلکہ مسیح کی انسانیت مصلوب ہوئی تھی اس لیے وہی انسانیت گناہ گار بھی ثابت ہوئی۔ پس آپ کا یہ فرمانا کہ مسیح کی انسانیت مصلوب ہو کر کفارہ ہوئی تھی جو (ہمارے ثبوت کے مطابق) گناہ گار تھی۔ اس لیے مجبوراً یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ خدا نے کسی اور گناہ گار انسان کو مصلوب کیوں نہ کیا تاکہ خدا کی خدائی تو محفوظ رہتی۔ دوسرے بقول آپ کے گناہ گار انسان دوسرے گناہ گاروں کا کفارہ نہیں ہو سکتا۔ اس لیے مسیح کفارہ نہ ہو سکے"۔

پطرس: (گھبرا کر اور پسینہ پسینہ ہو کر) ہم کہہ چکے ہیں کہ یہ سب خدا کے بھید ہیں۔ خدا نے جس طرح چاہا کیا ہم یا آپ اعتراض کرنے والے کون ہیں۔

عمر لخمی: "اگر خدا کے بھید پر ہی آپ کے مذہب کا دارو مدار ہے تو ہم کو آپ نے یہاں کیوں بلایا۔ اور دو ہفتوں سے ہمارا اور اپنا قیمتی وقت ضائع کیوں کیا؟"

چونکہ ازبلا الٰہیات کے مسائل سے خاص دلچسپی رکھتی تھی۔ اس لیے اس نے اس تمام گفتگو کو بڑے غور سے سنا اور دل ہی دل میں پادریوں پر دانت پیستی رہی کہ جب ان سے کوئی جواب نہیں بن پڑتا تو خدا کے بھیدوں میں پناہ لینے لگتے ہیں۔ اتنے میں پادری میکائیل اٹھے اور یوں فرمایا۔

میکائیل: "حاجیو! آج دین مسیح اور دین محمدیؐ کا مقابلہ ہے۔ مگر تم جانتے ہو کہ دین محمدیؐ کیا ہے؟ دین محمدیؐ نے چار چار عورتوں سے نکاح ضروری قرار دیا۔ اس نے غیر مسلموں کو عام طور پر قتل کرنے کا حکم دیا۔ اسلام کے پیغمبر نے گیارہ عورتوں سے شادیاں کیں اور۔۔۔"

عمر لخمی: "اگر آپ سے ہمارے سوالات کا جواب بن نہیں پڑتا تو صاف صاف فرمایئے پھر اسلام کے متعلق جو کچھ اعتراضات ہوں پیش کیجئے ہم سب کا جواب دینے کے لیے تیار ہیں۔ کیا آپ کے یہی اخلاق

ہیں کہ گھر پر بلا کر جواب دینے کی بجائے دل آزار تقریر کی جائیں؟ (ازبلا کی طرف اشارہ کرکے) آپ ہی فرمایئے کہ کیا پادری صاحبان کا یہ طریقہ مناسب ہے؟
یہ سنتے ہی ازبلا سے نہ رہا گیا فوراً کھڑی ہو گئی اور اس نے بھرائی ہوئی اور مرعوب آواز میں چند الفاظ کہے۔

ازبلا: "میں نے اول سے لے کر آخر تک اس گفتگو کو سنا اور مجھے افسوس ہے کہ نہ تو مقدس پطرس نے ان سوالات کا کوئی جواب دیا اور نہ میکائیل نے۔ عمر حلمی کا مطالبہ بالکل صحیح ہے یا تو ان کے سوالات کا جواب دیا جائے یا اپنی شکست کا اقرار کیا جائے۔ مگر میرے خیال میں آپ سے نہ تو اقرار ہوگا نہ انکار۔ اس بحث کو یہیں ختم کر دیا جائے تاکہ عیسائی مذہب کی ہنسی نہ اڑنے اور آپ حضرات کی رہی سہی علمیت کا پردہ بھی فاش نہ ہونے پائے۔ حیرت کی بات ہے کہ ....."

پطرس: "ازبلا! تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا ہے؟ تم اس قدر بے ہودہ گوئی پر کیوں اتر آئی ہو؟ اور لوگوں کی طرف مخاطب ہوکر) یقیناً اس لڑکی کے سر پر شیطان سوار ہو گیا ہے۔ یہ خداوند یسوع مسیح سے دور جا پڑی ہے۔ اور تعجب نہیں کہ یہ پاگل ہو گئی ہو!"

ازبلا: "مجھ غریب پر غصہ اتارنے کے بجائے بہتر یہ ہے کہ آپ یا تو مسلمانوں کے سوالات کا جواب دیں یا گفتگو بند کر دیں۔ مجھ پر جتنے الزام لگائے گئے ہیں۔ میں اُن کا یہاں جواب دینا نہیں چاہتی۔ اگر میری حق گوئی کا یہی صلہ ہے تو چلئے آپ مجھے پاگل ہی تصور کر لیجئے۔"

میکائیل: (ازبلا کا استاد) لڑکی! خاموش نہیں رہتی بک بک کئے چلی جاتی ہے؟ ہم نے مسلمانوں کے جملہ سوالات کے جواب دے دیے۔ اگر تجھ کو ہمت ہے تو میدان میں آ کر جواب دے لے!"

ایک پادری: "ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ اندر ہی اندر کافر ہو گئی ہے۔ بھلا یہ مسلمانوں کے سوالات کا کیا جواب دے گی۔ اس گستاخ لڑکی کے والد محترم کو کل واقعات کی اطلاع کر دینی چاہیے اور اس کو اس کے کیفر کردار تک پہنچانا چاہیے۔"

کیتھرائن: (ازبلا کی سہیلی) "افسوس ہے کہ آپ لوگوں نے انصاف سے کام نہیں لیا۔ بے چاری ازبلا پر سب ٹوٹ پڑے۔ کوئی اس کو پاگل ثابت کر رہا ہے۔ اور کوئی اس کو دھمکی دے رہا ہے۔ مگر اصل بات پر کوئی توجہ نہیں کرتا۔ ازبلا بالکل ٹھیک کہتی ہے کہ تم لوگوں سے عمر حلمی کے سوالات حل نہیں ہو سکے۔ مگر اس کا مطلب یہ تو نہیں ہے کہ مسیحی دین جھوٹا ہے بلکہ تم لوگ نا قابل ہو اور اپنی نا قابلیت سے مسیحی دین کو بدنام کر رہے ہو۔"

پطرس: "ان لڑکیوں کو یہاں سے نکال دو۔ ان کمبختوں کو کس نے کہا ہے کہ ہماری باتوں میں دخل دیں۔"

جاری ہے

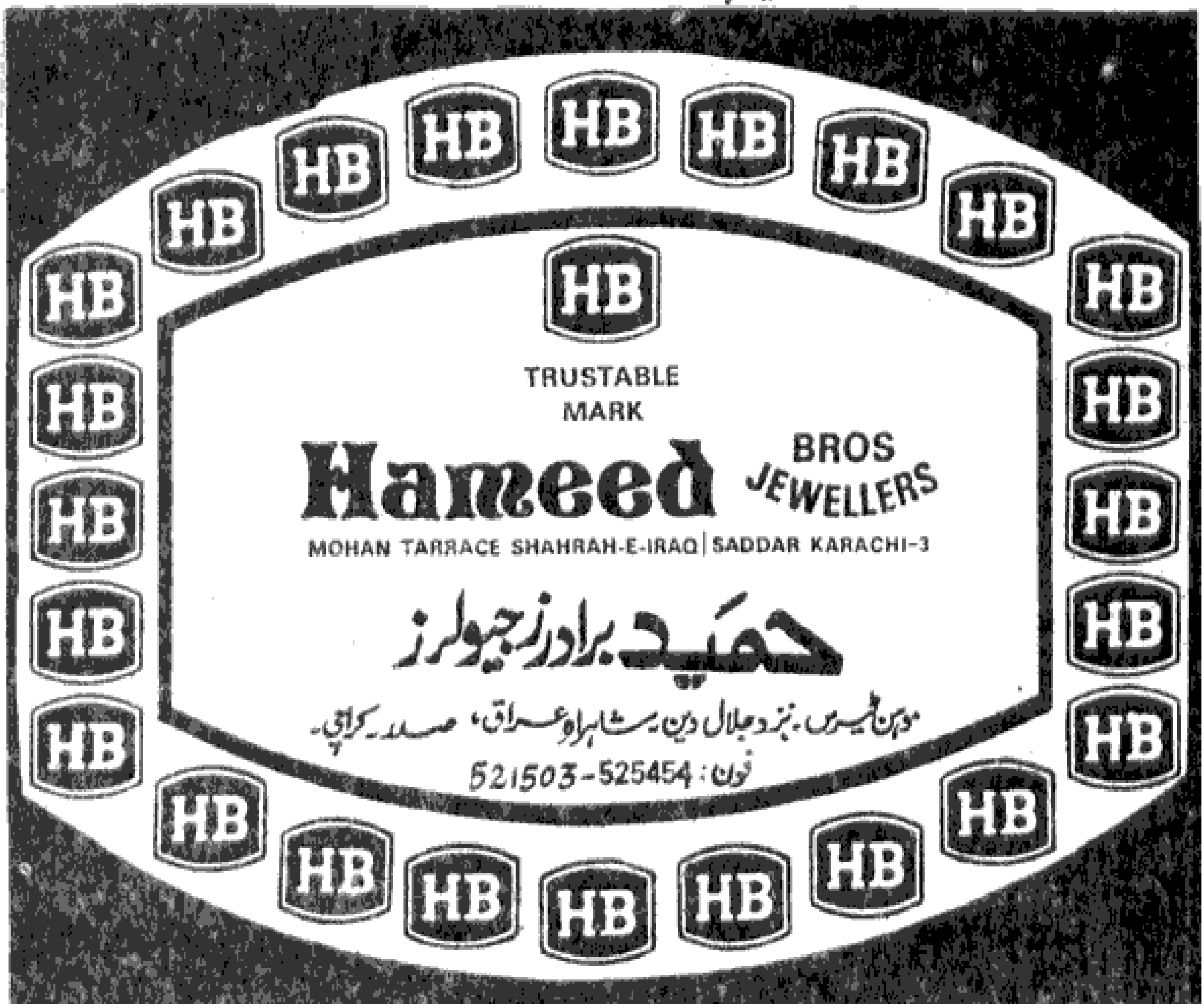

پہلا سیمینار

موضوع

شریعت اسلامیہ کے مطابق مضاربہ کا آڈٹ

رپورٹ: مولانا عزیز الرحمٰن صاحب، دارالعلوم کراچی

ملک میں سرگرم عمل مالیاتی ادارے زیادہ تر سودی کاروبار میں مصروف ہیں اور اسلام کے نام پر بننے والے اس ملک وطن عزیز پاکستان کو اب تک اس لعنت سے نجات نہیں مل سکی ہے۔ محترم جنرل محمد ضیاء الحق شہید کے دور حکومت میں اس سلسلے کا کچھ مثبت کام شروع ہو گیا تھا۔ اسی کے ضمن میں مضاربہ آرڈیننس کا اجراء بھی تھا۔ اس قانون کے ذریعے عوام کو شرعی مضاربت کے اصول پر مبنی کمپنیاں قائم کرنے کی اجازت دے دی گئی تھی اور اس کا طریقہ کار یہ رکھا گیا تھا کہ جو حضرات مضاربہ کمپنی قائم کرنا چاہیں وہ اپنے آپ کو رجسٹرار مضاربہ سے رجسٹر کرائیں اور اپنے کاروبار سے متعلق لائحہ عمل مکمل تفصیلات کے ساتھ ریلیجس بورڈ کو پیش کریں، یہ بورڈ ایسے حضرات پر مشتمل ہے جن میں سے ہر ایک تمویل و تجارت Fanancing and Mercantile کے رائج الوقت نظام سے پوری طرح آگاہ ہے اور جہاں تک اس بورڈ کے ایک فاضل ممبر حضرت مولانا محمد تقی عثمانی صاحب کی شخصیت کا تعلق ہے تو موصوف عالم اسلام کے معروف مفکر ہیں اور قانونی و معاشی فراست کے علاوہ ان کی شرعی اور فقہی بصیرت عالمی طور پر تسلیم شدہ ہے۔

مضاربہ ریلیجس بورڈ، پیش کردہ لائحہ عمل کا مفصل جائزہ لیتا ہے اور زیر تشکیل مضاربہ کمپنی سے متعلق اس لائحہ عمل میں اگر کوئی بات خلاف شریعت نہیں ہوتی تو بورڈ کی طرف سے اجازت کا سرٹیفکیٹ جاری کر دیا جاتا ہے۔

مالیاتی قوانین کے تحت وزارت خزانہ کی طرف سے مضاربہ قائم ہونے کے لیے ریلیجس بورڈ کی منظوری ضروری ہے جس کے بعد ہی مضاربہ مارکیٹ میں آنے کا مجاز ہوتا ہے۔ حکومت نے اس سلسلے میں کچھ مراعات بھی دی ہیں جن میں سر فہرست انکم ٹیکس کی چھوٹ ہے۔

بحمد اللہ تمویل Financing کا یہ میدان تیزی سے ترقی کر رہا ہے اور اب تک تقریباً تیس مضاربے مارکیٹ میں آ چکے ہیں اور قابل تحسین بات یہ ہے کہ یہ ادارے اس وقت اپنی مقبولیت اور قدر و قیمت کے لحاظ سے اسٹاک مارکیٹ پر حاوی ہیں۔

مضاربہ ریلیجس بورڈ کی طرف سے مضاربہ کو منظوری کا سرٹیفکیٹ ملنے کے بعد اس کا اندیشہ تھا کہ چونکہ بالعموم کمپنیوں کے ذمہ دار اور اہلکار شرعی تجارت و معاملات کے احکام سے بے خبر ہوتے ہیں اس لیے ایسا نہ ہو کہ ان مضاربوں کے اندرونی معاہدات Agreement اور نظم و نسق میں خلاف شریعت کوئی بات آ جائے چنانچہ بعض جگہ جب اس کا جائزہ لیا گیا تو اس اندیشے کو تقویت ملی۔ اس لیے اب مضاربہ بورڈ کی طرف سے یہ بھی ضروری قرار دیا گیا ہے کہ ہر مضاربہ اپنے معاہدات کی دستاویزات بھی اس بورڈ کے علم میں لے آئے تاکہ کسی کے خلاف شرع معاہدے اور معاملے کا سد باب ہو سکے۔

سرمایہ کاری کا یہ شرعی طریقہ جو بحمد اللہ سود سے پاک ہے، کسب حلال اور نفع بخش تجارت کا کامیاب ذریعہ ہے۔ خوش آئند بات یہ ہے کہ ان مضاربوں میں روز افزوں اضافہ ہو رہا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ آئے دن کچھ مشکلات بھی سامنے آتی رہتی ہیں۔ جس کی بڑی وجہ فقہی احکام اور شرعی قواعد سے بے خبری ہے۔ خصوصاً آڈیٹر صاحبان کو اب تک اس سلسلے میں مطلوبہ ناگزیر شرعی معلومات نہیں ہیں اس لیے آڈٹ کے دوران شرعی ضابطوں کو پیش نظر نہیں رکھا جاتا اور رائج طریقہ کار Normal Audit کے مطابق حسابات آڈٹ ہوتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ یہ طریقہ شرعی طور پر مضاربہ کے لیے تسلی بخش قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اس لیے ایک عرصے سے اس کی ضرورت محسوس کی جا رہی تھی کہ اس ضمن میں کچھ ضروری ہدایات و معلومات فراہم کی جائیں۔

مختلف تجاویز پر غور کیا گیا، آڈیٹر صاحبان اور مضاربوں کے منتظمین اعلیٰ کے لیے مختصر مدت کے تربیتی پروگرام کا انتظام، ورکشاپوں کا انتظام، انسٹیٹیوٹ کی تشکیل، تاہم غور و فکر کے بعد یہ طے پایا کہ سر دست اس مقصد کے لیے بروز ہفتہ ۱۰ ربیع الثانی ۱۴۱۲ھ بمطابق ۱۹ اکتوبر ۱۹۹۱ء ایک روزہ سیمینار رکھا جائے چنانچہ اس میں شرکت کے لیے مختلف مضاربہ کمپنیوں کے منتظمین چارٹرڈ اکاؤنٹس آڈیٹر صاحبان، دیگر مالیاتی اداروں کے ذمہ داروں اور بعض دوسری اہم شخصیات کو دعوت نامے جاری کیے گئے۔

سیمینار کا انتظام "دارالعلوم کراچی" اور "حسین شاہ رحمان چارٹرڈ اکاؤنٹنٹس" کے باہمی اشتراک سے عمل میں آیا۔ حضرت مولانا محمد تقی صاحب عثمانی نائب صدر دارالعلوم کراچی نے ـــ جو سپریم کورٹ شریعت اپیلیٹ بینچ کے بھی ممبر ہیں ـــ اور جناب محمد حسین صاحب نے اس سیمینار میں شرکت کے لیے دعوت نامے جاری کیے۔

سیمینار کے لیے جامع مسجد بیت المکرم کے احاطے کو منتخب کیا گیا۔ جو گلشن اقبال کراچی میں وسیع و عریض

خطے پر قائم پرشکوہ جامع مسجد ہے۔ یہ مسجد اپنے محل وقوع اور تعمیری حسن کی بنا پر کراچی کی مساجد میں منفرد حیثیت کی حامل ہے اور بیت المکرم کمپلیکس بطور الحاقی شعبے کے دارالعلوم کراچی کے زیر انتظام ہے۔ اس کے احاطے میں مسجد کے علاوہ مختلف تعلیمی اور تحقیقی کاموں کے لیے مزید عمارتیں بھی موجود ہیں۔ اسی کمپلیکس کے بڑے ہال میں سیمینار کے انعقاد کا فیصلہ کیا گیا۔ پیش نظر یہ تھا کہ "طلب دنیا" کو شرعی تقاضوں کا پابند کرنے کا اہم ترین کام مسجد کے سایہ میں کیا جائے۔

طلب دنیا کی سعی جب شرعی ہدایات کے تابع ہو جاتی ہے تو دنیا بھی دین قرار پاتی ہے اور اس کے حصول کی کوشش عبادت کا ثواب رکھتی ہے۔ اس بنیاد کو نظر انداز کرنے سے دنیا "فتنہ" بنتی ہے اس کو ملحوظ رکھنا دنیا کو "خیر اور فضل" بنا دیتا ہے۔ قرآن کریم میں جہاں إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ فرمایا گیا ہے وہاں یہ بھی ارشاد ہے۔ وابتغوا من فضل الله اور وانه لحب الخير لشديد یہ مختلف ارشادات طرز عمل کے اسی فرق سے متعلق ہیں

نیست دنیا جز ز خدا غافل بدن
نے قماش و نقرہ و فرزند و زن

بحمداللہ بیت المکرم کے احاطے میں منعقدہ یہ سیمینار بہت بابرکت ثابت ہوا۔ ناظم جامع بیت المکرم جناب نجیب الحق صدیقی صاحب نے لگن اور حسن ذوق سے ہال کو سیمینار کے لیے تیار کرنے اور ضروری سامان سے آراستہ کرنے کا کام مختصر وقت میں نہایت نفاست سے انجام دیا۔ دیگر انتظامات جو جناب سید محمد حسین صاحب سے متعلق تھے۔ وہ اتنے عمدہ پیمانے پر کیے گئے تھے کہ صبح ۱۰ بجے سے شام ۷ بجے تک تسلسل کے ساتھ جاری رہنے والے اس سیمینار میں کسی نے تعب محسوس کیا نہ موضوع سے دلچسپی میں کوئی کمی آئی۔ اجلاس کے دوران نماز اور کھانے کے علاوہ کوئی وقفہ نہیں تھا۔ لیکن خالص علمی اور فنی موضوع سے متعلق اس مجلس میں جسمانی اور ذہنی حاضری یکساں طور پر آخر تک برقرار رہی۔ سیمینار کے شرکاء کے لیے کیے گئے انتظامات جو اس کے مقاصد کے لیے نہایت مفید ثابت ہوئے جناب محمد حسین صاحب کی قابل تحسین تگ و دو لگن اور ژرف نگاہی کا عمدہ مظہر تھے۔

عموماً سیمیناروں میں اوسط حاضری ۶۰٪ ہوتی ہے اور آنے والے شرکاء کچھ دیر کے بعد اٹھنے لگتے ہیں یا چلے جاتے ہیں لیکن اس اجلاس میں دعوت ناموں کے مطابق ۹۵٪ حاضری اور آخر وقت تک شرکاء کے تیقظ کو خاص طور پر محسوس کیا گیا۔

سیمینار کے باقاعدہ آغاز کے لیے دس بجے کا وقت مقرر تھا اور اس وقت تک شرکاء اپنی اپنی نشستوں پر آ گئے تھے۔ نشستوں کی ترتیب نیم دائرے کی شکل میں تھی۔ اور سامنے اسٹیج پر حضرت مولانا محمد رفیع عثمانی صاحب صدر دارالعلوم کراچی مضاربہ ریلیجس بورڈ کے چیئرمین پنجاب ہائی کورٹ کے جناب جسٹس خلیل الرحمن صاحب ممبر بورڈ۔ حضرت مولانا محمد تقی صاحب عثمانی۔ ممبر بورڈ جناب ڈاکٹر محمود احمد غازی صاحب۔ ڈائرکٹر دعوہ اکیڈمی عالمی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد۔ کارپوریٹ لا اتھارٹی کے چیئرمین جناب میاں ممتاز عبداللہ صاحب اور حسین شاہ رحمن کے جناب سید محمد حسین تشریف فرما تھے۔ سیمینار کی پوری کارروائی آڈیو کیسٹ کے ذریعے ریکارڈ ہوئی جو ان شاء اللہ رپورٹ کی شکل میں شائع کر دی جائے گی۔ رپورٹنگ کے لیے پریس کے نمائندوں کو بھی بلایا تھا لیکن اس صورت کے ساتھ کہ فوٹو گرافر کو ساتھ نہ لایا جائے۔ چنانچہ بحمداللہ اس سیمینار میں کوئی فوٹو نہیں لیا گیا۔

تلاوت قرآن کریم سے کارروائی کا آغاز ہوا اور تلاوت کے بعد صدر دارالعلوم کراچی حضرت مولانا رفیع عثمانی صاحب نے کسب مال اور تمویل سے متعلق شرعی بنیادوں کے موضوع پر ابتدائی خطاب فرمایا۔

ربا اور کسب حلال کا فرق بتلاتے ہوئے حضرت مفتی صاحب نے فرمایا کہ شریعت میں کسی شخص کے لیے نفع اسی چیز کا لینا جائز ہے۔ جس کے نقصان کی ذمہ داری بھی قبول کرے قرض پر سود لینے کی حرمت کی وجہ بھی یہی ہے کہ قرض دینے والا اس رقم پر نفع حاصل کرتا ہے جس کے نقصان کی ذمہ داری نہیں لیتا۔ بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ قرض پر سود لینا ایسا ہے جیسا کہ مکان کا کرایہ وصول کرنا۔ ان دونوں کو ایک سمجھنا غلط ہے۔ مکان کا کرایہ وصول کرنا جائز ہے اس لیے کہ مکان مالک مکان کے ضمان میں داخل ہے۔ کرایہ داری کے دوران اگر وہ زلزلے سے تباہ ہو جائے یا بوسیدہ ہو کر گر جائے تو اس کی ذمہ داری کرایہ دار پر نہیں بلکہ یہ نقصان خود مالک مکان کا ہے جبکہ قرض پر سود لینے والا اپنی اصل رقم کی طرف سے مکمل اطمینان رکھتا ہے اور یہاں اس رقم کے لیے قرض دار ہی کو پوری طرح ذمہ دار سمجھا جاتا ہے۔ شریعت اس خود غرضی کی اجازت نہیں دیتی۔ نفع اسی تقدیر پر لینا جائز ہے جب رسک بھی ہو اور نقصان کی ذمہ داری بھی قبول کی جائے۔ "الخراج بالضمان" اور "الغنم بالغرم" شریعت کے طے شدہ اصول ہیں جو قرض میں بھی جاری ہیں۔ مشارکہ و مضاربہ بھی اور رائج الوقت مرابحہ بھی اس سے مستثنیٰ نہیں ہے ان کو نظر انداز کر دینا اکل حرام کا باعث بنتا ہے۔

حضرت مفتی صاحب نے حاضرین کو توجہ دلائی کہ روئے زمین سے کمیونزم کا جنازہ نکل گیا ہے۔ ستر سال تک

قدرتی جڑی بوٹیوں سے علاج

گیس، بدہضمی، سینے کی جلن، جسمانی و اعصابی کمزوری، آج ہر گھر کا مسئلہ ہے۔ دیسی طریقہ علاج شفا بخش اور ہر منفی اثر سے پاک ہے۔

جواہر مہرہ خالص (مفرح دل و دماغ) ہمارے پاس تیار ملتا ہے (دمہ اور پتھری کی دوا مخصوص نسخہ) فی سبیل اللہ دی جاتی ہے۔ طبی مشورے کیلئے جوابی لفافہ آنا ضروری ہے۔

ایڈریس: حکیم نذیر احمد شیخ۔ تیسری منزل حکیم بلڈنگ روم نمبر ۳۱۲ B نزد صدر پوسٹ آفس عبداللہ ہارون روڈ کراچی۔ وقت ملاقات ۴ بجے تا ۸ بجے شام (علاوہ جمعہ)

فون نمبر: ۵۱۸۱۳۸

معاشی مساوات کا ڈھنڈورا پیٹ پیٹ کر یہودیت کے بطن سے نکلا ہوا غیر فطری نظام اپنی موت مرگیا ہے — سرمایہ دارانہ نظام بھی اپنے سودی کاروبار کی وجہ سے بجا طور پر سفاکانہ نظام معیشت ہے جو چند افراد کے استثنا کے علاوہ عوام کو معاشی تباہی اور معاشرتی بے چینی کے مہیب کنوئیں پر لا کھڑا کرتا ہے۔ ضرورت ہے کہ پاکستان کے تاجر و صنعت کار اسلامی نظام معیشت کو گلے لگائیں اور دنیا کے سامنے عدل و انصاف پر مبنی اسلام کے اقتصادی و معاشی نظام کی مثال پیش کریں۔ انھوں نے فرمایا کہ حلال کی کمائی کے لئے محنت کرنا بھی شرعی فریضہ اور عبادت ہے اور مختصر زندگی کے تیزی سے ختم ہونے والے لمحات کو حلال کے فروغ اور حرام کے سد باب کے لئے استعمال کرنا ان لمحات کا بہترین مصرف بھی ہے اور اخروی فلاح کا مؤثر ذریعہ بھی۔ ملک کے ماہرین معاشیات آگے بڑھیں، نئے کاموں میں مشکلات سامنے آیا کرتی ہیں لیکن تاریخ گواہ ہے کہ قوموں نے مشکلات سے گزر کر ہی بتدریج کامیابیاں حاصل کی ہیں۔

حضرت مفتی صاحب کے مفصل افتتاحی خطاب کے بعد سیمینار کی پوری کارروائی انگریزی میں ہوئی چونکہ اس میں بعض عرب ماہرین مالیات بھی شریک تھے۔ اس دوران مضاربہ، مشارکہ اور مرابحہ وغیرہ معاملات پر وقیع مقالے پیش کئے گئے۔ مضاربہ کمپنیوں کی مشکلات کا جائزہ لیا گیا۔ شرعی آڈٹ کے موضوع پر مفصل اظہار خیال کیا گیا۔ شرکاء نے متعلقہ موضوعات کے حوالے سے مختلف سوالات بھی کئے اور فنی طور پر معاملات کو سمجھنے کی سعی کی۔ ہر مقالے اور سوالات کے دوران حاضرین کی ہمہ تن گوش توجہ ان کی بھرپور شرکت کا عکاس تھی۔

کارروائی کے دوران درج ذیل امور کو بطور خاص زیر بحث لایا گیا۔

محترم جسٹس خلیل الرحمٰن صاحب نے اس ضرورت کا اظہار کیا کہ رجسٹریشن سے پہلے مضاربہ مینجمنٹ کمپنی کے عہدیداران کے بارے میں یہ اطمینان کر لینا ضروری ہے کہ ان کی انتظامی صلاحیت عمدہ ہے اور معاملات سے متعلق ان کا کردار بے داغ ہے۔ اس سلسلے کی معلومات مختلف ذرائع اور D.F.I کے ذریعے حاصل ہو سکتی ہیں۔ ان حالات کی روشنی میں مضاربہ رجسٹریشن بورڈ کے لیے بھی فیصلہ کرنا آسان ہوگا۔ جسٹس موصوف نے تجویز پیش کی کہ مضاربہ کمپنیاں مشترکہ تحقیقاتی سیل قائم کرے جو مندرجہ ذیل امور انجام دے۔

مضاربہ کمپنیوں کو پیش آنے والی مشکلات کا جائزہ لینا۔

جو مسائل شرعاً حل طلب ہوں۔ ان کے لیے سیمینار منعقد کرنا۔

مینجروں آڈیٹر صاحبان اور دیگر اہلکاروں کو شرعی مالی طور طریقوں Islamic Finan-cial System کی تربیت دینا۔

اصلاح طلب امور-سائل کی مدد کرنا۔

تمام مضاربہ کمپنیوں کے باہمی تعاون سے مشترکہ فنڈ قائم کرنا تاکہ اگر کوئی مضاربہ کمپنی کسی وقت مالی مشکلات سے دوچار ہو تو اس کی مدد کی جا سکے۔ موصوف نے یہ تجویز بھی پیش کی کہ زیر تشکیل مضاربہ کمپنی میں بڑے حصص مینجمنٹ کے عزیز و اقارب اور احباب کے ہونے چاہییں اور تین سال تک کے لیے انھیں حصص فروخت کرنے کی اجازت نہیں ہونی چاہیے۔

حضرت مولانا محمد تقی صاحب عثمانی نے اپنے طویل تحقیقی مقالے میں بیع وشراء اور تجارت وکسب مال کی شرعی بنیادوں پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ سرمایہ کاری کے لیے شرعی ذرائع یعنی مضاربے اور مشارکے کی اہمیت اور ان کی ضروری شرائط کی وضاحت فرمائی، نیز اس بات کی طرف اشارہ فرمایا کہ مضاربہ و مشارکہ ہی شرعاً سرمایہ کاری کے حقیقی ذرائع ہیں۔ جہاں تک دیگر ذرائع یعنی مرابحہ اور اجارہ کا تعلق ہے تو ان دونوں کو سرمایہ کاری کے لیے حتمی مقاصد یا حقیقی آلۂ کار کی حیثیت حاصل نہیں ہے، تاہم ضرورۃً ان کو بروئے کار لایا جاتا ہے۔ اپنے مقالے میں حضرت مولانا نے مرابحہ کی بطور آلۂ کار حیثیت پر روشنی ڈالی اور تمویل Financing میں اس کی بنیادی خصوصیات اور طریقۂ کار کا ذکر فرمایا۔

سید محمد حسین صاحب نے اپنے مقالے میں اس ضرورت پر زور دیا کہ مضاربہ کو شریعت کے مطابق منظم کرنے کے لیے ادارتی وابستگی Quality circle کو منظم کیا جانا چاہیے۔

جناب ڈاکٹر محمود احمد غازی صاحب نے مضاربہ مشارکہ کے موضوع پر مقالہ پیش کیا۔ اور نصوص شریعت کی روشنی میں شرعی احکام اور فقہی قواعد پر مفصل روشنی ڈالی۔ ڈاکٹر صاحب نے صحیح و فاسد معاملات کا فرق بتلایا اور کسب مال کی شرعی حدود و قیود کی طرف توجہ دلائی۔

حضرت مولانا محمد تقی صاحب عثمانی کا دوسرا مقالہ اجارہ سے متعلق تھا۔ اس موضوع پر اپنے مفصل اظہار خیال کے دوران حضرت مولانا نے شرعی نقطہ نظر سے اجارے کی بنیادی خصوصیات کا ذکر کیا۔ فریقین کی ذمہ داریوں، عقد اجارہ کی شرائط، جواز اور دیگر امور پر

مفت مشورہ برائے خدمت خلق،

ہمارے پاس شفاء کی کوئی گارنٹی نہیں ہے، شفاء کی گارنٹی تو صرف اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے۔ عام جسمانی طاقت، خون، بھوک و ہاضمہ کے لئے ● دل، دماغ، جگر، معدہ، مثانہ، پٹھے، و ہاضمہ کے لئے ● جسم کو مضبوط، سمارٹ، خوبصورت، و طاقتور بنانے کے لئے ● تمام خاص مردانہ زنانہ و بچوں کی امراض کے لئے ● دودھ، مکھن، گوشت و فروٹ ہضم کرنے کے لئے ● تمام پرانی بیماریوں کے لئے ● چالیس سال کی تجربہ شدہ۔

دیسی دواؤں کا مفت مشورہ

و جواب کیلئے جوابی لفافہ یا اسکی قیمت ارسال کریں۔

حکیم بشیر احمد بشیر رجسٹرڈ کلاس اے گورنمنٹ آف پاکستان

چاندنی چوک، محلہ غلام محمد آباد، فیصل آباد۔ پوسٹ کوڈ 38900

فون دکان 354840

رہائش 354795

سیر حاصل بحث فرمائی۔ حضرت مولانا نے رائج الوقت "تمویلی اجارہ" Financial Leasing اور شریعت کے تابع "عقد اجارہ" کے باہمی فرق کی نشاندہی فرمائی۔

آخری مقالہ جو شرعی آڈٹ کے طریقہ کار Shariah Audit Methodology سے متعلق تھا جناب سید محمد حسین صاحب کی طرف سے پیش کیا گیا۔ اپنے مقالے میں موصوف نے اس پر زور دیا کہ پیشہ ورانہ آڈیٹر کی سوچ کو شریعت کے رخ پر ڈالا جائے تاکہ وہ آڈٹ کا کام شریعت کے دائرہ میں کرنے کا اہل ہو سکے۔ انہوں نے فرمایا کہ آڈیٹر صاحبان کو شرعی آڈٹ کے اصول و قواعد کی تربیت دی جائے۔ آڈیٹر اور مضاربہ مینجمنٹ کو رہنمائی حاصل کرنے کے لیے ماہرین شریعت سے رابطہ قائم کرنا چاہیے۔ اس ضمن میں موصوف نے بعض اہم تجاویز اور ترمیمات کا حوالہ دیا جو مضاربہ کمپنیوں کے معاملات کو شریعت کے مطابق رکھنے کے لیے ناگزیر تھیں۔

آخر میں مختلف تجاویز اور قراردادوں کے ذریعے اس مذاکرہ کو سمیٹا گیا اور اس تجویز پر بطور خاص زور دیا گیا کہ سرمایہ کاری کے حلال ذرائع کو ترقی دینے، متعلقہ اہلکاروں کی تربیت اور بنیادی شرعی معلومات فراہم کرنے کے لیے باقاعدہ ادارہ تشکیل دیا جائے تاکہ وقتاً فوقتاً سیمینار اور ورکشاپ منعقد کیے جا سکیں۔ نیز یہ ادارہ اپنے معیاری انسٹیٹیوٹ کے قیام کا بھی جائزہ لے جس میں [illegible] مالیاتی ذرائع اور شریعت کی روشنی میں سرمایہ کاری، دونوں ہی کے لیے بیک وقت تربیت کے مواقع میسر ہوں۔ شرکاء کی طرف سے اس تجویز پر بہت پسندیدگی کا اظہار کیا گیا اور مختلف حضرات نے اس مقصد کے لیے مجلس لاکھوں روپے عطیہ دینے کا بھی اعلان کیا۔

دعا پر سیمینار کا اختتام ہوا اور عین اسی لمحے بیت المکرم کے بلند و بالا مینار سے اَللّٰہُ اَکْبَر کی صدا بلند ہوئی۔ شرکاء جب سیمینار ہال سے مسجد کے صحن میں پہنچے تو نماز مغرب کے لیے صفیں تیار ہو رہی تھیں۔

بشکریہ البلاغ کراچی

لاہوری مرزائیوں کے قدیم ماہنامہ سے چند حوالے

لاہوری بھی قادیانیوں کی طرح خارج از اسلام ہیں

از: مولانا منظور احمد الحسینی

کچھ سال پہلے ایک لائبریری میں جانا ہوا، وہاں لاہوری مرزائیوں کے ایک قدیم ماہنامہ "اشاعت اسلام" کی کچھ جلدوں پر نظر پڑی۔ اس رسالے کی ادارت خواجہ کمال الدین اور صدر الدین کرتے تھے۔ کچھ جلدوں کی ورق گردانی کی تو چند حوالے اسی وقت سپرد قلم کر لئے تھے۔ یہ حوالے دیگر اوراق میں دب گئے۔ پچھلے دنوں الماری کی صفائی کی۔ یہ ہاتھ آ گئے۔ تاریخ کی دلچسپی کے لئے ان کو پیش کیا جا رہا ہے۔ (الحسینی)

خلافت اسلامیہ کے توڑنے کی آواز مرزا محمود نے اٹھائی تھی

محمد علی لاہوری نے قادیانیوں کا بھانڈا پھوڑ دیا

"یہ آواز مسلمانوں میں سے سب سے پہلے میاں محمود احمد (پسر مرزا غلام احمد ناقل) نے اٹھائی تھی کہ حجاز کو ترکوں کے ماتحت نہیں رہنا چاہیے اور ترکی کو آزاد کر دینا چاہیے۔ اگر خوشامد کے الفاظ نہ تھے تو عدم تدبر کا نتیجہ تھے۔"

(مضمون: مسائل حاضرہ پر چند اعتراضات کے جواب از محمد علی ایم اے۔)

رسالہ اشاعت اسلام بابت ماہ نومبر ۱۹۲۱ء جلد ۷ شمارہ ۱۱ صفحات مسلسل ۴۲۱

نوٹ: جادو وہ ہے جو سر پر چڑھ کر بولے۔

آج تک مسلمان یہی کہتے آئے کہ قادیانی اسلام اور مسلمانوں کے دشمن ہیں۔ ان کا خمیر ہی اسلام سے غداری پر اٹھایا گیا ہے۔ یہ بالکل صحیح ہے۔ محمد علی لاہوری جو گھر کا بھیدی ہے وہ بہ آواز بلند کہہ رہا ہے کہ خلافت اسلام کے خلاف سب سے پہلے آواز مرزا غلام احمد قادیانی کے بڑے بیٹے اور مرزائیوں کے دوسرے سربراہ مرزا محمود نے اٹھائی تھی۔

مرزا قادیانی مجدد وقت ہے۔ محمد علی کا اعتراف

"مگر یہ کیسی بدقسمتی ہے کہ نہ صرف مسلمان (ناقل) خود توجہ نہیں کرتے بلکہ جب ایک مجدد وقت نے ایک جماعت کو اس کام کے لئے تیار کیا اور اس کام پر لگایا اور صرف اشاعت اسلام کے لئے ایک جماعت بنائی تو اس کی راہ میں بھی روڑے اٹکائے جا رہے ہیں۔ مجذوبوں اور مجنونوں کے پیچھے لوگ لگیں کوئی انہیں برا نہیں کہتا مگر مجدد وقت کے پیچھے لگ کر اشاعت اسلام کو اپنا نصب العین بنانا اتنا بڑا ظلم ہے کہ عیسائی ہو جانا بھی اس کے برابر جرم نہیں۔" ۱۹۲۳ ۴۲۰

نوٹ: اس حوالے میں محمد علی نے مرزا قادیانی کو مجدد لکھا ہے۔ کافر کو مجدد کہنا مستقل کفر ہے۔ "مرزا قادیانی نے اسلام کے مٹانے کے لئے جو کام کیا ہے" ظاہر ہے۔ مرزا قادیانی کا اسلام کی آڑ اور اس کے پردے

...جھوٹے مذہب قادیانیت کی دکان چمکانی تھی چنانچہ مقصد پورا ہوگیا۔ اور مرزا قادیانیت اتنا بڑا جرم ہے کہ اس سے بڑا کوئی جرم نہیں کیونکہ قادیانی اسلام کی ...میں دھوکہ دے کر سادہ لوح مسلمانوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سے کاٹ کر مرزا قادیانی کی امت سے جوڑ رکھا ہے۔

بنک کے سود کا اشاعت اسلام پر خرچ کرنا صحیح ہے

محمد علی لاہوری صاحب کا فتویٰ

ایسی صورتوں میں سود کا روپیہ جب نیت سود لینے کی نہ ہو بلکہ روپیہ کو محفوظ رکھنے کی ہو تو اسے اسلام کی تقویت پر خرچ کر دینا چاہیئے۔

ثابت کر چکا ہوں کہ ایسا روپیہ سود اسی صورت میں ہے کہ جب روپیہ رکھوانے والے کی نیت سود لینے کی ہو۔ یا عملاً اسے لے کر اپنے ذاتی تصرف میں لائے۔

اشاعت اسلام بابت ماہ جولائی

محمد علی ایم اے۔ جلد ۸ شمارہ ۷ صفحہ ۲۴۴

ہم سے

لرزتا تھا کبھی اوج شکوہ آسماں ہم سے
عیاں تھی کبھی ارض بسیط کہکشاں ہم سے !!

عناصر پر تسلط تھا فضائیں تھرتھراتی تھیں
قرابت چاہتی تھی سرزمین آسماں ہم سے !!

مسلماں کا تصور رحمت عالم تھا دنیا میں
زمانہ بھر کے وابستہ تھے سب سود و زیاں ہم سے

متاع علم و فن اخلاق ضرب و حرب شہبازی
خدا کی دین تھی جو لے گیا سارا جہاں ہم سے !

لٹایا ہم نے سب کچھ اس طرح خود ہوگئے خالی
رہا ڈھانچہ فقط چھینے گئے روح و رواں ہم سے

میں حیراں ہو رہا ہوں ایک مسلم کی سیاست پر
مربی ہیں وہی کرتے ہیں جو عیاریاں ہم سے

جو ٹوٹے ٹانگ مرغی کی تو یورپ اس کو لے جائے
کہ ایسا مرحلہ ہرگز نہ طے ہوگا یہاں ہم سے

عبدالخالق رحمانی : مظفر گڑھ

مرزا قادیانی کی بعثت

سلسلہ عالیہ "احمدیہ" اصل کام اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام" کی بعثت کی اصل غرض دنیا میں اسلام کا نام بلند کرنا اور اسی کا ڈنکا چار دانگ عالم میں بجانا ہے۔ اشتہار دوسرے صفحے پر بہ اتے چندہ۔ عنوان اشتہار "احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور" پرچہ اشاعت اسلام جلد ۱۰ شمارہ ۷ ماہ جولائی ۱۹۱۳ء صفحہ

نوٹ : لاہوری مرزائی اکثر مرزا قادیانی کے مجدد کی رٹ لگاتے ہیں جبکہ اس حوالے میں مرزا قادیانی کو مبعوث مانا جا رہا ہے اور اس کو "مسیح موعود" کے لقب سے بھی نوازا جا رہا ہے۔ ایک کذاب دجال کو مسیح مبعوث اور مسیح ماننا، یہ لاہوریوں کے کفر کی مستقل دلیل ہے۔

اور مسیح گلیل روانہ ہوگئے

مشہور لاہوری مرزائی خواجہ کمال الدین لکھتا ہے۔ یہ قدرتی قانون کا ہی نتیجہ تھا کہ حضرت مسیح صاحب پر فوت نہیں ہوئے بلکہ آپ کو موت کی مانند بے ہوشی طاری ہوگئی اور ہوش آنے پر ایک باغبان کے لباس میں گلیل روانہ ہوگئے۔ ماہنامہ اشاعت اسلام بابت ماہ ستمبر ۱۹۲۱ء جلد ۷ شمارہ ۹ ص ۳۴

مسلمان مرزائیوں کی نظر میں

• بلاشبہ ہمارے دشمن بیابانوں کے خنزیر ہوگئے اور ان کی عورتیں کتیوں سے بھی بڑھ گئیں (نجم الہدیٰ صفحہ ۱۰)

• جو شخص تیری (مرزا کی) پیروی نہیں کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہوگا اور تیرا مخالف رہے گا وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا جہنمی ہے۔ (تذکرہ صفحہ ۳۳۶)

• کل مسلمانوں نے مجھے قبول کر لیا ہے اور میری دعوت کی تصدیق کی ہے مگر کنجریوں کی اولاد نے مجھے نہیں مانا۔ (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۴۷)

• جو شخص میرا (مرزا کا) مخالف ہے وہ عیسائی، یہودی، مشرک اور جہنمی ہے (تذکرہ صفحہ ۲۲۷)

• جو شخص ہماری فتح کا قائل نہیں ہوگا تو صاف سمجھا جائے گا کہ اس کو ولد الحرام بننے کا شوق ہے۔ حرام زادہ کی یہی نشانی ہے

(انوار الاسلام صفحہ ۳۰)

حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد) نے فرمایا کہ ان کا (یعنی مسلمانوں کا) اسلام اور ہے اور ہمارا اور، ان کا خدا اور ہے اور ہمارا اور، ہمارا حج اور ہے اور ان کا حج اور (الفضل ۲۱ اگست ۱۹۱۷ء)

• ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں اور ان کے پیچھے نماز نہ پڑھیں کیونکہ وہ ہمارے نزدیک خدا تعالیٰ کے ایک نبی (مرزا) کے منکر ہیں (انوار خلافت صفحہ ۹۰)

جو شخص مجھ پر ایمان نہیں رکھتا وہ کافر ہے (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۳)

نوٹ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر آج تک تمام امت محمدیہ کا اتفاق ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں۔ قرب قیامت میں حضرت مہدی علیہ الرضوان کے زمانہ میں جب کانا دجال نکلے گا تو اس کو قتل کرنے کے لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتریں گے یہ عقیدہ قرآن و حدیث سے ثابت ہے اور اجماعی ہے۔ کسی کے لئے اس میں شک وشبہ اور تردد کی گنجائش نہیں اور جو شخص ایسے قطعی اجماعی عقیدے کا انکار کرے وہ مسلمانوں کی فہرست سے خارج ہے۔ لاہوریوں کا اس اجماعی عقیدے سے انحراف کرنا ان کے اسلام سے خارج ہونے کی کھلی دلیل ہے۔ مسلمانوں کے نزدیک قادیانیوں کی طرح لاہوری بھی اسلام سے خارج ہیں۔

قادیانیت کا تاریخی پس منظر

مولانا محمد علی جوش

برصغیر پاک و ہند پر مسلمانوں کے سات سو سالہ اقتدار کے خاتمے کے بعد تجارت کے بہانے آئے ہوئے فرنگی، پورے ہندوستان پر قابض ہو چکے تھے لیکن اپنے اقتدار کو دوام اور استقلال بخشنے کے لیے متفکر تھے اصل میں وہ فطری طور پر انقلابی اور جہاد کی علمبردار قوم مسلمانوں سے بے حد خائف تھے کہ نہ جانے کب یہ سویا ہوا شیر بیدار ہو کر سب کئے کرائے کو تہہ و بالا کر دے، یہی فکر ہر وقت انہیں دامن گیر تھی۔ اس فکر کی اہمیت کا اندازہ ہنٹر کی کتاب "ہمارے ہندوستانی مسلمان" سے ہوتا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ مسلمانوں میں جہاد کا تصور ان کی (انگریزوں کی) سلطنت کے لیے ایک مستقل خطرہ ہے استحکام سلطنت کے لیے انگریز کو چار مسئلے درپیش تھے:

۱: مسلمانوں میں جذبہ جہاد کس طرح ختم ہو سکتا ہے؟

۲: ہندوستان کی مقامی آبادی ہندو، مسلمان عقائد و نظریات میں بعد المشرقین رکھنے کے باوجود انگریز کے خلاف متحد تھے، ان میں مغائرت و منافرت کیونکر پیدا کی جا سکتی ہے؟

۳: مسلمانوں کی عقیدت کے مرکز رسالتمآب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام پر رکیک حملوں کا پروگرام کیسے ترتیب دیا جا سکتا ہے تاکہ مباحثوں مناظروں کی مہم جاری ہو جائے اور مسلمان باہم الجھ کر نااتفاقی کا شکار ہو جائیں اور فرقہ بندی سے جماعت کی برکات ختم ہو جائیں۔

۴: مسلمانوں کی قوت ختم کرنے کے لیے وحدت امت یعنی کہ ملت اسلامیہ کا شیرازہ کیسے منتشر کیا جا سکتا ہے؟

چنانچہ انگلستان کی حکومت نے ان سوالات کا جائزہ لینے اور صورت حال کے بلاواسطہ مطالعہ و تحقیق کے لیے ۱۸۶۹ء کے شروع میں برٹش پارلیمنٹ کے ممبران، اخبارات کے ایڈیٹرز اور چرچ آف انگلینڈ کے نمائندوں پر مشتمل وفد کو ہندوستان بھیجا۔ اس کمیشن کے سربراہ سر ولیم ہنٹر تھے۔ اس کمیشن نے ایک سال تک حالات کا عمیق مطالعہ کرنے کے بعد ایک جامع رپورٹ مرتب کی جس میں معاملات اور ان کے حل کی تجاویز دی گئی تھیں، ۱۸۷۰ء میں وائٹ ہال لندن میں ایک کانفرنس میں یہ رپورٹ بعنوان:

The Arrival of British Empire in India

ہندوستان میں انگریزی حکومت کی آمد پیش کی گئی جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ہندوستان کی اصل مؤثر محرک قوت مسلمان تھی۔ مسلمانوں کی اکثریت اپنے روحانی پیشواؤں کی اندھا دھند پیروکار ہے۔ تفریقی نقطہ نظر سے اس وقت ایک ایسا آدمی تیار ہو جانا چاہیے جو "اپاسٹالک پرافٹ" (حواری نبی) ہونے کا دعویٰ کرے اس سے اس مدعی نبوت کو حکومت کی سرپرستی میں پروان چڑھا کر اس سے برطانوی مفادات کے لیے کام لیا جائے۔ برطانوی ہند کی سنٹرل انٹیلی جنس کی روایات کے مطابق سیالکوٹ کے پادری مسٹر بٹلر ایک ایسے شخص کو تلاش کرنے میں کامیاب ہو گیا جو حکومت برطانیہ کی ہدایات کے مطابق کام کرے اور وہ اس کے لیے موزوں بھی ثابت ہوا۔ یہ صاحب ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ کی کچہری میں محرر کے طور پر قلیل مشاہرہ پر ملازم تھے۔ ڈپٹی کمشنر صاحب نے انہیں محرری سے "نبوت" کے عہدے پر ترقی دے کر دفتر سے فارغ کر دیا اور واپس گاؤں بھیج دیا۔ انگریزی حکومت کو ہند میں دوام اور استقلال بخشنے اور مسلمان قوم کو من حیث الجماعت اور مؤثر قوت کے ناکارہ بنانے کے لیے اور ایک کافر حکومت کے اشارے پر دین و ملک کو داؤ پر لگانے والے یہ صاحب مرزا غلام احمد قادیانی ضلع گورداسپور مشرقی پنجاب کے ایک گاؤں قادیان میں فروری ۱۸۳۹ء کو پیدا ہوئے۔ سر لیپل گریفن کی تالیف "رئیسان پنجاب" کے مطابق مرزا غلام احمد کے دادا عطا محمد سکھ فرمانروا مہاراجہ رنجیت سنگھ کی فوج میں ملازم تھے عطا محمد کی وفات کے بعد ان کے صاحبزادے غلام مرتضیٰ یعنی مرزا غلام احمد کے والد بھی سکھ فوج کے جرنیل بنے۔ مسلمانوں کی تحریک "احیاء اسلام" جس کے سربراہ سید احمد بریلوی شہید تھے کو کچلنے میں غلام مرتضیٰ نے اہم کردار ادا کیا ان کی ان خدمات کے صلہ میں یہ گاؤں "قادیان" ان سے جاگیر کے طور پر دیا گیا۔ اس طرح والد کے انتقال کے بعد مرزا صاحب اس گاؤں کے واحد مالک ہو گئے۔

مرزا غلام احمد نے مروجہ عربی فارسی کی تعلیم مولوی فضل الٰہی فضل احمد اور گل علی شاہ نامی اساتذہ سے حاصل کی۔ ۱۸۶۴ء میں مرزا صاحب نے سیالکوٹ کچہری میں محرر کے طور پر ملازمت اختیار کر لی مرزا مذکورہ مراقی مزاج کے مالک تھے ان کی نیم باز آنکھیں جو کسی اور دنیا پر لگی ہوئی معلوم ہوتی ہیں ان کے مراقی ہونے پر گواہ ہیں اور ان کے عجیب و غریب ہوش اور اتفاقی مراقی جاذبیت نے سرکار برطانیہ کی اسلام دشمن نگاہوں کو اپنی طرف مائل کر دیا چنانچہ

ملازمت کے چار سال ختم ہونے کو تھے کہ مسٹر بٹلر پادری ایک دن مرزا کو لے کر ان کے آقا انگریز ڈپٹی کمشنر ضلع سیالکوٹ کی کوٹھی پر پہنچے۔ ایک کم درجے کے اہلمد کے لیے یہ بڑا اعزاز تھا کہ اسے ڈپٹی کمشنر صاحب کے دولت خانہ پر تخلیہ میں شرف باریابی حاصل ہوا آخر۔ انگریزی حکومت کے استقلال و دوام اور اس کے جملہ مفادات کے تحفظ، ہندی ہم وطن اقوام میں منافرت، مسلم جماعتی تشخص میں افتراق جیسے اہم معاملات پر گفتگو ہوئی۔ ایک ہونے والے جعلی نبی کے لیے یہ ملاقات معراج کا درجہ رکھتی ہے جس میں خالق نبوت، ماذون نیاز اور ہدایت سے اپنے مامور کو نواز رہا ہے معاملات طے ہوا اور مرزا مذکور ۱۸۶۸ء کو محرری کے عہدہ سے مستعفی ہو کر قادیان آ گئے۔ مرزا کی عمر ۳۳ برس ہو چکی تھی۔ ان کی نیم باز آنکھیں، مراقی مزاج اور شاطر ذہن اس سود مند تجارت کے لیے موثر ثابت ہوا۔ مریدوں کا حلقہ پھیلا سادہ لوح عوام نے کندھوں پر اٹھا لیا۔ نذرانوں کی بارش ہوئی۔ خدمتِ اسلام کے نام پر چندے کی اپیلیں ہوئیں اور مسلمانوں کی وحدتِ ملی اور معیشت پر یکبارگی حملے کا آغاز ہوا۔ مسلمان تھے کہ عیار دشمن کی چالوں میں کمال نادانی سے پھنس کر سب کچھ قربان کر رہے تھے۔ آغاز ہی میں مرزا کے اپنے قول کے مطابق ان کی تصنیف "حقیقۃ الوحی" میں ایک اپیل پر تین لاکھ روپیہ چندہ مسلمانوں نے دیا۔ انگریز علمداری کی مادر پدر آزاد فضا میں آریہ سماجیوں اور عیسائی پادریوں کی طرف سے اسلام پر شدید قسم کے متعصبانہ اور معاندانہ حملے ہونے لگے تو مرزا غلام احمد نے مسلمانوں کی طرف سے نمائندے کے طور پر ان کے جواب اور جوابی حملوں کی رسم ایجاد کی جس سے مباحثے، مناظرے، چالاک تاویل اور طنز نے رواج پایا جس سے اصلاح کی بجائے تحکم اور زیادہ بغض اور منافرتِ باہمی کے سوا کچھ حاصل نہ ہوا۔ تاہم مرزا غلام احمد مسلمانوں کے ہیرو بن چکے تھے وہ جلسوں کی واہ واہ اور جلسوں میں کندھوں کی سواری کے نشے میں مست ہو کر مختلف موقعوں پر [illegible] رہے اور ۱۸۸۰ء میں ملہم من اللہ ہونے کے مدعی بن بیٹھے۔ مسلمانوں نے اس حرکت پر اعتراض کیا مگر انہوں نے مجدد ہونے کی توثیق کر دی۔ مسلمانوں کے احتجاج میں بھی شدت آ گئی تھی لیکن مرزا صاحب اپنے ارتقائی عمل کے مراحل طے کرتے ہوئے ۱۸۸۹ء تک "الہامی" حکم سے بیعت لینے لگے۔ ۱۸۹۰ء میں مرزا قادیانی نے عجیب و غریب انکشاف کا اعلان فرمایا کہ مسیح ناصری (عیسیٰ علیہ السلام) نہ آسمان پر اٹھائے گئے نہ ہی صلیب پر فوت ہوئے بلکہ مصلوب ہو کر زخمی ہونے کے بعد علاج سے درست ہو گئے تھے بعد ازاں کشمیر چلے گئے اور وہیں طبعی موت مر گئے اب وہ کبھی نہیں آئیں گے۔ ان کا اپنا ہی شعر ہے

ع ابن مریم حق کی قسم مر گیا ؛ درثمین صہ

مرزا نے توہین آمیز لہجہ میں تحقیر مسیح کا اعلان خود ہی ان اشعار میں کیا: ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو،
اس سے بہتر غلام احمد ہے
(ص ۵۳)

مرزا قادیانی نے مزید فرمایا کہ جس مسیح کا انتظار تھا وہ میں ہی غلام احمد "مسیح موعود" ہوں۔ اس عقیدے کی اشاعت پر مسلمانوں کے اضطراب میں اضافہ فطری بات تھی کیوں کہ امت مسلمہ کے عقیدے کے بالکل برعکس دعوے کیا گیا تھا۔ اس پر احتجاج جاری تھا کہ مرزا قادیانی نے "مہدی معہود" ہونے کا بھی اظہار کر دیا اور کہا کہ میں وہ خونی مہدی نہیں ہوں کہ جنگ و قتال میں مصروف ہو جاؤں بلکہ میں مہدی معقول ہوں۔ ۱۹۰۰ء میں اعلانِ عام کے ذریعے "جہاد" بالسیف حرام کر دیا۔ مرزا قادیانی کی منظوم تصنیف درثمین میں صہ ۵۳ پر ہے۔

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال !
دین میں حرام ہے اب جنگ اور قتال !
اب آ گیا مسیح جو دین کا امام ہے
دین کی تمام جنگوں کا اب اختتام ہے
دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد
منکر نبی کا ہے وہ جو رکھے یہ اعتقاد

اس نئے "الہامی نظریے" کی وسیع پیمانے پر اشاعت کی گئی جس سے برطانیہ سرکار کے مفاد کو بنیادی تحفظ ملتا تھا۔

۱۹۰۱ء میں ظلی نبی ہونے کا دعویٰ کرتے ہوئے مرزا قادیانی نے کہا کہ یہ نبوت "ختم نبوت" کے فلسفہ کے منافی نہیں ہے بلکہ خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم شریعت بھی آنحضرت کی ہے میری صرف بے شریعت نبوت ہے۔ مرزا قادیانی کا بتدریج یہ عمل مسلمانوں کے لیے اب ناقابلِ برداشت ہو رہا تھا۔ علماء اسلام نے مرزا قادیانی کے اس خلافِ شریعت مسلسل اور سازشی عمل پر بُرا منایا اور کہا کہ میں ہندوؤں کے لیے "کرشن" ہوں۔ سکھوں کو رام کرنے کے لیے بابا گرو نانک کو مسلمان ہی نہیں بلکہ ولی اللہ کہا، اور "بے سنگھ" لقب ایک الہام کے ذریعے اختیار کیا۔

یہ چوکھی نبوت جو بیک وقت عیسائیوں کے لیے مسیح، مسلمانوں کے لیے مہدی، ہندوؤں کے لیے کرشن اور سکھوں کیلئے بے سنگھ تھی پورے ہندوستان میں بسنے والی قوم کے لیے زبردست فتنہ بن گئی۔ تبلیغ قادیان کا سب کے لیے ایک ہی پیغام تھا اور وہ یہ کہ انگلش سرکار کی غیر مشروط اطاعت فرض ہے اور اس کے خلاف تحریک جہاد حرام ہے تمام اقوام کی مذہبی اصطلاحات استعمال کرنے اور الہامی احکامات سنانے سے بات بنتی نظر نہ آئی۔ چنانچہ اس سال کے آخر میں ۲۵ دسمبر ۱۹۰۱ء کو قادیان میں ایک جلسہ عام کیا اور اس اجتماع میں اپنی الگ تنظیم "جماعت احمدیہ" کو زیادہ مضبوط اور منظم بنانے میں مصلحت دیکھی۔ اس جماعت کے نام رکھنے میں بھی فریب اور دجل سے کام لیا گیا۔ احمد جو کہ سرور کائنات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ہے۔ اسی لیے مقامی و غیر ملکی مسلمانوں کو دھوکہ دینے کی غرض سے بظاہر حسین نام رکھا گیا۔ ورنہ غلام احمد کی نسبت سے اس جماعت کا نام "جماعت غلامی" ہونا چاہیے تھا۔ بانی جماعت کے نام اور تعلیمات کی نسبت سے بھی یہی نام بہتر ہے کیوں کہ وہ غلامی کی پیداوار [illegible] انگریزی غلامی کی دعوت دہندہ غلام احمد کی اُمت کیلئے جماعتِ غلامی سے بہتر کوئی نام نہیں ہو سکتا۔ ان کے مرکز کا نام بھی غلام آباد ہی موزوں تھا مگر جن مقاصد کیلئے یہ تنظیم وجود میں لائی گئی تھی وہ "گندم نمائی اور جو فروشی" کے اصول پر کام کئے بغیر حاصل نہ ہو سکتے تھے۔ چنانچہ قادیانی کی دکان پر تختہ تو اسلام اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کا لگا لیا۔ اور کاروبار مرزا غلام احمد کی نبوت، انگریز کی اطاعت اور ملک و ملت میں انتشار پھیلانے کا کیا گیا۔ یہی جماعت ہے جس کو ہم "قادیانی امت" کے نام سے متعارف کرا رہے ہیں۔

چنانچہ انگریز سرکار کی سرپرستی اور چندوں سے جماعت کو پختہ تر بنایا گیا۔ ملہم، مامور، مجدد، محدث، ظلی بروزی نبی، غیر تشریعی نبوت، مسیح موعود، مہدی موعود کے گول مول دعووں اور منکرین کے لیے قہر الٰہی کے نزول کی پیشگوئیوں سے اپنا موقف موثر بنانے میں ناکام ہوئے تو ۱۹۰۴ء میں مجازی ظلی بروزی وغیرہ تمام اصطلاحیں اور استعارے یک قلم موقوف کئے اور حقیقی اور کامل نبوت کا اعلان کیا گیا اور پھر یہ نبوت بغیر شریعت کے بھی نہ رہی بلکہ مرزا کے الہامات نے "کتاب" کا

بدیا گیا۔ قرآن کی طرح ان کی تلاوت کار ثواب اور لازم ٹھہری، یان کو " دارالامان " مکہ و مدینہ سے بلند درجہ دیا گیا۔ حج کی نیابت " سالانہ جلسہ " سے قرار پائی۔ زکوٰۃ کی جگہ جماعتی چندہ لیا جانے لگا جس کا تناسب از سرِ نو بحساب آمدن مقرر کیا گیا۔

اس انگلش میڈیم نبوت نے جو ایک طے شدہ پروگرام کے مطابق معرضِ وجود میں آئی تھی اپنے ان منطقی نتائج پر منتج ہوئی۔

قرآن مجید میں الفاظ و معانی کی تحریف کا ارتکاب کیا گیا۔

نبوت، مسیحیت، مہدیت کے اعلان سے مسلم قوم شدید انتشار کا شکار ہوئی۔

: جہاد کی قرآنی تعلیم کو منسوخ کر دیا گیا۔

: دینی لٹریچر میں سب و شتم کی مذموم رسوم کی بنا ڈالی۔

: سرکار برطانیہ کی وفاداری کو مذہبی عقیدے کی سند عطا کی۔ انگریزی حکومت کی اطاعت کو " اسلام " کا دوسرا رکن کہا اور سلطنتِ برطانیہ کی حمایت و فضائل میں پچاس الماریاں بھر کتب و رسائل لکھ کر شائع کرنے کا دعویٰ کیا گیا۔

محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو اس بنا پر کافر کہا گیا کہ وہ قادیانی نبوت کے منکر اور ختم نبوت کے قائل ہیں۔ مسلمانوں کی تکفیر ہی پر بس نہ ہوئی بلکہ اسلام کا نام صرف قادیانیوں کے لیے مخصوص کیا اور منکرین قادیانیت کو مشرک، جہنمی، مغضوب، فاحشہ اور بدکار عورتوں کی اولاد، جنگل سؤر اور کتے وغیرہ جیسی غلیظ گالیوں سے نوازا۔

قادیانی اُمت، قادیانی شریعت، قادیانی کلمہ اور قادیانی نظامِ حکومت تشکیل دیئے گئے۔

: مسلمانوں سے معاشرتی مقاطعے کو مذہبی رنگ میں اس طرح شریع کیا کہ " مرزائی نبوت " کے منکر مسلمان دراصل کافر ہیں ان سے رشتہ ناطہ ممنوع، ان کا جنازہ حرام، ان کے بچے جو معصوم ہوں وہ بھی سکھوں عیسائیوں اور ہندوؤں کے بچوں کے حکم میں ہیں۔ خود مرزا قادیانی نے اپنے بیٹے فضل احمد کا جنازہ اس لیے نہ پڑھا کہ وہ اپنے باپ کی جعلی نبوت کو نہ مانتا تھا اور مسلمان تھا۔ بانی پاکستان کا جنازہ ان کے قادیانی وزیر خارجہ سر ظفر اللہ خان نے نہ پڑھا۔ لاکھوں افراد نے اس کے اس باطل عقیدے کی پختگی کا مشاہدہ کیا۔

مسلمانوں کے غم سے قادیانی خوش ہوتے ہیں مسلمانوں کی خوشی سے قادیانی مغموم ہوتے۔ سقوط بغداد، خلافت ترکیہ کے خاتمے، سقوطِ ڈھاکہ پر قادیانیوں نے چراغاں کیا۔ جشنِ مسرت منائے۔ پاکستان بننے پر قادیانی ناخوش تھے اور قادیانیوں کی وجہ سے اپنا ووٹ پاکستان کے خلاف دیکر پورے ضلع گورداسپور کو جو پاکستان میں شامل ہو چکا تھا اعلانِ ثانی کے ذریعے ہندوستان میں شامل ہونے کی وجہ سے پوری مسلمان ریاست جموں و کشمیر پاکستان میں شامل ہونے سے رہ گئی کیونکہ ہندوستان کو کشمیر میں داخلے کے لیے راستہ صرف گورداسپور ضلع کے قصبہ پٹھان کوٹ سے ملتا تھا۔

مسلمانانِ پاکستان نے نظامِ مصطفیٰ کی عظیم تحریک سے جب مسٹر بھٹو کی حکومت کو برطرف کیا تو مرزائی بیحد پریشان ہوئے کیونکہ قادیانی پاکستان میں اسلامی نظام کے نمبر ایک دشمن ہیں۔

۱۰: قادیانیوں نے اپنا مکمل مذہبی اور سیاسی ڈھانچہ الگ بنیادوں پر مرتب کر کے واشگاف الفاظ میں اعلان کر دیا کہ " حضرت مسیح موعود " (مرزا قادیانی) نے فرمایا کہ ان کا (یعنی مسلمانوں کا) اسلام ہمارا اور، نبی ﷺ ان کا خدا اور ہے ہمارا خدا اور ہے۔ ان کا حج اور ہمارا حج اور ہے اسی طرح سے قادیانیوں کا مسلمانوں سے ہر بات میں مکمل اختلاف ہے۔

(میرا خطبہ بشیر ابن محمود خلیفہ اوّل " الفضل " ۲۱ اگست ۱۹۱۷ء)

قادیانی عقائد و نظریات جو قبین قادیان کی لکھی ہوئی کتابوں خطبات اور اس کے خلفاء کے احکامات سے معلوم ہوئی ہیں ان کا خلاصہ یہ ہے۔ قادیانی امت کے نزدیک:

۱: اللہ انسانی صفات سے متصف ہے، کھاتا ہے، پیتا ہے، نماز پڑھتا ہے، اچھا کام کرتا ہے غلطی کا ارتکاب بھی کرتا ہے، روزہ رکھتا ہے، صحبت (جماع) کرنا جتنا اس کے افعال میں سے ہے۔

۲: مرزا غلام احمد نبی اور صاحب شریعت رسول ہے اور تمام انبیاء سے افضل ہے۔

۳: مرزا غلام احمد پر جبرائیل علیہ السلام وحی لیکر آتے ہیں۔

۴: مرزا غلام احمد پر نازل شدہ الہامات قرآن کا درجہ رکھتے ہیں۔ اس مجموعہ الہامات کو " البشریٰ " اور " تذکرہ " کہا جاتا ہے۔ اس میں ہے۔ انا انزلنٰہ قریبًا من القادیان

۵: قادیانی امت کے سالانہ جلسہ کو حج کا درجہ دیا گیا جو ۲۵ دسمبر کو ہوتا ہے۔ قادیان کے قبرستان کو جنت البقیع کہا گیا پہلے جلسہ قادیان میں ہوتا تھا پاکستان بننے کے بعد یہ جلسہ ربوہ ضلع جھنگ پاکستان میں ہوتا ہے۔ (اور اب لندن میں)

۶: قادیانی امت کا مرکز قادیان (ضلع گورداسپور) میں ہے جو مرزا قادیانی کا پیدائشی گاؤں ہے یہ مقام مکے اور مدینے سے بھی افضل ہے۔ (بقول مرزا)

۷: قادیانی جماعت اپنی الگ نبوت، شریعت کیساتھ خلافت یعنی نظام مملکت کا مکمل پروگرام رکھتی ہے جس کے لیے سَن، ماہ، سال، ہفتے کے ایام کے نام اور اصطلاحات رکھتی ہے۔ ان کے اخبارات و رسائل اسی نظام سے چھپتے ہیں۔

۸: خلیفہ کے احکام واجب التعمیل ہیں وہ حلال و حرام اور حرام کو حلال کرنے کا مجاز ہے!

بقیہ	آپ کے مسائل

پینٹ شرٹ میں نماز

س: کیا آدھی آستین کی شرٹ اور پینٹ پہن کر نماز ہو سکتی ہے؟

ج: مکروہ ہے۔

شادی کیلئے ہونیوالے داماد سے رقم کا مطالبہ

س: ہمارے پاکستان میں ایک قبیلہ ایسا ہے جو اپنی لڑکی کی شادی پر لڑکے والوں سے پیسہ وصول کرتا ہے کیا اس کا یہ فعل صحیح ہے خیال رہے کہ خلیج کے ملکوں میں بھی اور سعودی عرب میں بھی ایسا ہوتا ہے؟

ج: لڑکی کا نکاح ایسی سودے بازی کے طریقہ پر نہایت بے غیرتی اور گھٹیا حرکت ہے۔

خانہ کعبہ کی تعمیر کب ہوئی؟

س: لوگ کہتے ہیں کہ قبلہ اول بیت المقدس ہے کیا خانہ کعبہ کی تعمیر مسجد اقصیٰ کے بعد ہوئی تھی؟

ج: یہ صحیح ہے کہ قبلہ اول بیت المقدس تھا، مگر اس کے یہ معنی نہیں کہ اس کی تعمیر پہلے ہوئی۔ بلکہ اس کے یہ معنی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ طیبہ تشریف

اوری پر اٹھارہ مہینے تک بیت المقدس قبلہ رہا اس کے بعد بیت اللہ شریف کو قبلہ مقرر کر دیا گیا۔ اس طرح سے بیت المقدس قبلۂ اول ٹھہرا۔

بقیہ	مولانا زاہد الراشدی

صدر ضیاء الحق مرحوم کے دور میں کل جماعتی مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے ایک وفد نے ان سے یہ مطالبہ کیا تھا اور اس وقت حکومت کی طرف سے یہ عذر پیش کیا گیا تھا کہ از سر نو پورے ملک میں تمام شناختی کارڈ جاری کرنا مشکل ہے لیکن اب جب کہ حکومت خود ملک بھر میں تمام شناختی کارڈوں کی تجدید کر رہی ہے اور کمپیوٹر سسٹم پر ہر شہری کو نیا کارڈ جاری کیا جا رہا ہے تو اس جائز اور معقول مطالبہ کی تکمیل میں کوئی عملی رکاوٹ بھی باقی نہیں رہی۔ اس لیے حکومت پاکستان سے ہماری گزارش ہے کہ وہ ملک کے دینی حلقوں کے اس جائز اور ناگزیر مطالبہ پر سنجیدگی سے توجہ دے اور اس کا بروقت فیصلہ کر کے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے آئینی فیصلہ کے تقاضوں کی تکمیل کی طرف عملی پیش رفت کا اعزاز حاصل کرے۔

بقیہ	اس زیاں خانے میں

گیا "بانگ درا" کی نظم "خضر راہ" کے ذیلی عنوان "زندگی" کے درج ذیل شعر میں ذہن نشین کرایا ہے

ع قلزم ہستی سے تو ابھرا ہے مانند حباب
اس زیاں خانے میں تیرا امتحاں ہے زندگی

بقیہ	نفس نفس پہ برکتیں

عمر دریافت فرماتے ہیں کہ کہاں جا رہے ہیں جواب ملتا ہے بازار۔ اس پر حضرت عمر کہتے ہیں کہ اب آپ امیر ہو گئے ہیں یہ دھندے ترک فرما دیجئے جواب ملتا ہے پھر میرے اہل و عیال کہاں سے کھائیں گے (تاریخ اسلام نجیب آبادی ج ۱ ص ۲۴۲)

خلیفہ دوم کی اپنے دور خلافت میں کسی مسلہ پہ حضرت عثمان غنیؓ سے آویزش ہو گئی۔ دیکھنے والوں کا کہنا ہے کہ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ پھر یہ دونوں کبھی نہیں ملیں گے۔ لیکن جب دونوں نے مجلس برخاست کی تو دونوں اتنے مسرور تھے گویا کوئی تنازعہ ہوا ہی نہیں۔ (تاریخ الخلفاء مترجم ص ۱۴۱)

محمد بن سیرین کا بیان ہے کہ حضرت عمر کے خسر آپ کے پاس بیت المال میں سے کچھ لینے آئے تو آپ نے جھڑکی دیتے ہوئے فرمایا کہ آپ کی یہ خواہش ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے خیانت کرنے والے بادشاہوں کی فہرست میں رکھے اس کے بعد اپنی ذاتی مال و دولت میں سے ان کو دس درہم دے دیئے۔ (تاریخ الخلفاء مترجم ص ۱۴۰)

جب آپ کو کبھی ضرورت ہوتی تو منتظم بیت المال سے قرض لیتے اگر تنگی کی وجہ سے بروقت قرض ادا نہ کر سکتے تو منتظم بیت المال آپ سے سخت تقاضا کرتا اور آپ اس سے مہلت مانگ لیتے۔ اور پھر جب آپ کے پاس رقم آ جاتی تو بیت المال کا قرض فوراً ادا کر دیا کرتے۔ (تاریخ الخلفاء مترجم ص ۱۹۱)

جنگ قادسیہ کے بعد قبائل عسکر کی تنخواہیں مقرر ہوئیں تو کچھ لوگوں نے حضرت عمرؓ سے کہا کہ آپ امیر المومنین ہیں آپ اپنے آپ کو اول درجہ میں رکھیں آپ نے صاف انکار کر دیا۔ اور فرمایا کہ فانا فیہ الا کا حدکم رکتاب الخروج بحوالہ اسلامی نظریہ سیاست، اس مال کے استحقاق میں میں ایک عام مسلمان کی طرح ہوں۔ یہاں تک کہ اپنے بیٹے عبداللہ کی تنخواہ ـــ ـــ اسامہ بن زید سے بھی کم مقرر کی۔ اس پر حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے عرض کیا جہاں تک خدمات ملی اور شرکت جہاد کا تعلق ہے میں کسی موقع پر اسامہ سے پیچھے نہ رہا تو پھر کیا وجہ ہے کہ مجھے اسامہ کے برابر بھی نہیں رکھا گیا تو حضرت عمرؓ نے فرمایا انہ کان احب الی رسول اللہ منک وکان ابوہ احب الی رسول اللہ من ابیک (بحوالہ نظریہ سیاست) رسول خدا تجھ سے زیادہ اس سے محبت کرتے تھے۔ اور تیرے باپ سے زیادہ اس کے باپ سے۔

جس وقت غسان کا بادشاہ جو مسلمان ہو گیا تھا۔ حضرت عمرؓ سے ملنے کیلئے کہ معظمہ آیا تو اتفاق سے ایک شخص نے نادانستہ اسے دھکا دے دیا اس پر بادشاہ نے خفا ہو کر اس کے مار دیا اس عرب کی نالش پر حضرت عمرؓ نے یہ فیصلہ صادر فرمایا کہ وہ بھی بادشاہ کو مارے اس پر بادشاہ نے کہا امیر المومنین کیا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ایک عامی شخص بادشاہ کو ہاتھ لگا سکے۔ خلیفہ نے جواب دیا۔ اسلام کا قانون یہی ہے اسلام میں سند وجہ کی عزت ہے اور نہ ذات کی (رتقلف عرب ص ۱۳)

بقیہ	حکومت توجہ کرے

آنجناب کی اس اہم موقعہ پر اس دینی و قومی مطالبہ کی طرف توجہ مبذول کرائی جاتی ہے۔ امید ہے کہ آپ اس کے مضمرات پر ہمدردانہ غور فرمائیں گے اور شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ اور اقلیتوں کے شناختی کارڈوں کے رنگ کی علیحدگی کا حکم فوری طور پر صادر فرمائیں گے تاکہ نئے شناختی کارڈ کی ڈیزائننگ و اجراء اس کے مطابق ہو۔

اس سلسلہ میں عوام سے بھی اپیل کی گئی کہ وہ اس عرضداشت کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان سے حاصل کر کے اس پر اپنے دستخط کے ساتھ پورا پتہ تحریر کریں اور اسے

۱۔ جناب غلام اسحاق خان صدر پاکستان ایوان صدر اسلام آباد۔

۲۔ جناب میاں محمد نواز شریف صاحب وزیر اعظم پاکستان پرائم منسٹر ہاؤس اسلام آباد۔

۳۔ جناب چوہدری شجاعت حسین صاحب۔ وفاقی وزیر داخلہ۔ وزارت داخلہ اسلام آباد۔

۴۔ جناب حضرت مولانا عبدالستار خان صاحب نیازی وفاقی وزیر مذہبی امور اسلام آباد۔

۵۔ جناب وفاقی سیکرٹری صاحب داخلہ۔ وزارت داخلہ اسلام آباد۔

۶۔ جناب ڈائریکٹر جنرل صاحب رجسٹریشن۔ ہیڈ کوارٹر نیشنل رجسٹریشن بلیو ایریا اسلام آباد کے نام ارسال کریں۔

ہم حکومت سے پر زور اپیل کرتے ہیں کہ وہ عوام کے ان دیرینہ مطالبات کو فوراً تسلیم کرے اور عوام سے بھی اپیل کرتے ہیں کہ یہ عرضداشت اپنے دستخطوں سے مذکورہ ذمہ دار حکام کے نام ارسال کر کے انہیں اس طرف متوجہ کریں۔

تمام غیرتمند مسلمانوں سے ایک سوال

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی رقم مسلمانوں کو مرتد بنانے میں استعمال ہو؟

اس کا جواب یقیناً نفی میں ہے

لیکن
اس کے باوجود آپ کی لاعلمی اور بے توجہی کی وجہ سے آپ کی رقم سے مسلمانوں کو مرتد بنایا جا رہا ہے

وہ کیسے؟
آپ میں سے بعض لوگ قادیانیوں سے خرید و فروخت کرتے ہیں قادیانی تجارتی اداروں سے لین دین کرتے ہیں اور قادیانی کارخانوں کی مصنوعات استعمال کرتے ہیں

کیا آپ جانتے ہیں؟
اسی خرید و فروخت، لین دین کے ذریعہ قادیانی جو منافع کماتے ہیں اسی منافع یعنی ماہانہ آمدنی کا ایک کثیر حصہ اپنے مرکز ربوہ میں جمع کراتے ہیں

جس کے نتیجہ میں
وہی رقم جو آپ سے کمائی جاتی ہے وہ آپ ہی کے خلاف استعمال ہوتی ہے یعنی مسلمانوں کو اسی رقم سے مرتد بنایا جاتا ہے

اگر آپ
قادیانیوں کے ساتھ کاروبار و تجارت کرتے ہیں تو گویا آپ ارتدادی کام میں بالواسطہ حصہ لے رہے ہیں اور ان کا ساتھ دے رہے ہیں

یاد رکھئے
- آپ ہی کی رقم سے قادیانی اپنی ارتدادی تبلیغ کرتے ہیں
- آپ ہی کی رقم سے قادیانیوں کے تحریف شدہ قرآنی ترجمے چھپتے اور تقسیم ہوتے ہیں
- آپ ہی کی رقم سے ان کے پریس چلتے ہیں
- آپ ہی کے بل بوتے قادیانی مرکز ربوہ آباد ہے
- آپ ہی کی رقم سے قادیانی مبلغین اپنی ارتدادی تبلیغ کیلئے اندرون و بیرون ملک سفر کرتے ہیں

گویا قادیانیوں کی ہر حرکت میں براہ راست نہیں تو بالواسطہ آپ بھی شریک ہیں

لہذا
تمام مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ غیرت ایمانی کا ثبوت دیتے ہوئے قادیانیوں کے ساتھ مکمل سوشل بائیکاٹ کریں اور ان کے ساتھ لین دین خرید و فروخت مکمل طور پر بند کر دیں اور اپنے احباب کو بھی قادیانیوں سے بائیکاٹ کی ترغیب دیں۔

نوٹ: [illegible]

مرکزی دفتر
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
حضوری باغ روڈ
ملتان (پاکستان)، فون: ۴۰۹۷۸

KHATME NUBUWWAT (AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

قادیانیوں کو آئینی و قانونی طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دینے اور جداگانہ انتخابات کے ذریعہ غیر مسلموں کی علیحدہ نمائندگی کا حق تسلیم کیے جانے کے تاریخی فیصلوں کا منطقی تقاضا ہے کہ

شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ درج کیا جائے

- تاکہ ان فیصلوں پر عمل درآمد میں کوئی اشتباہ پیدا نہ ہو، اور برادر عرب اسلامی ممالک میں جانیوالے پاکستانیوں کی مذہبی حیثیت کے بارے میں کوئی الجھن پیش نہ آئے
- گذشتہ حکومت کے دور میں نئے شناختی کارڈ جاری کرنے کی تجویز آئی، تو مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوۃ کے ذمہ داران نے وفاقی محکمہ رجسٹریشن اور وفاقی سیکرٹری داخلہ سے ملاقات کی اور شناختی کارڈ کے نئے ڈیزائن میں مذہب کے خانے کا اضافہ منظور کروالیا۔
- لیکن اب جبکہ حتمی منظوری کیلئے اسلامی جمہوری اتحاد کی مرکزی کابینہ کے اجلاس میں یہ ڈیزائن منظور ہوا تو اس میں مذہب کا خانہ درج نہیں کیا گیا آخر کیوں ؟

آل پارٹیز مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان

حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ وزارت داخلہ کے حالیہ اعلان کے مطابق نئے بننے والے شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ اور رنگ کی علیحدگی ایک قومی، مذہبی اور آئینی مطالبہ کو تسلیم کر کے اسلامیان پاکستان کے دینی جذبات کا احترام کیا جائے۔ **نیز** تمام مکاتب فکر کے علماء کرام اور سیاسی رہنماؤں اور عوام الناس سے **اپیل** کی جاتی ہے کہ وہ اس جائز دینی اور آئینی مطالبہ کی حمایت میں بروقت اور مؤثر آواز اُٹھائیں تاکہ کمپیوٹر سسٹم پر بننے والے نئے شناختی کارڈوں میں مذہب کے خانہ کا بروقت اندراج ہو سکے۔

منجانب: (مولانا خواجہ) **خان محمد** (صاحب)
مرکزی صدر آل پارٹیز مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان
ملتان فون نمبر ۷۸۰۹-۱